اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ چندہ

٦ روپئے

قیمت فی پرچہ

٨ آنے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی!

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہوکر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشبو کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے :——!

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب!	خس	حناء	
فی تولہ:۔	۵/- ۸/- ۱۵/- ۲۰/-	۵/- ۸/- ۱۵/- ۲۰/-	۵/- ۸/- ۱۵/-	۵/- ۸/- ۱۵/-	
نام عطر:۔	گل شبو	کرنار	نرگس شہلا	بیخودی	
فی تولہ:۔	۵/- ۸/- ۱۵/- ۲۰/-	۵/- ۸/- ۱۵/-	۵/- ۸/-	۵/-	
نام عطر:۔	شام شیراز	عطر باغ و بہار	حناء عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:۔	۵/- ۸/-	۵/- ۸/- ۱۵/-	۵/- ۸/- ۱۵/- ۲۰/-	۵/- ۸/- ۱۵/-	۱۵/-

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سردیوں کیلئے عطر حناء، شمامہ شیراز اور عنبرین کا عطر خاص تحفہ ہیں!

اسکے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جونو، اوپوپن، شامی ٹیوب وز اعلیٰ قسم کے عطر فی شیشی مل سکتے ہیں+

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہنامہ!

مصباح

جلد ۲۳/۲ نمبر ۱۱

احمدی مستورات کا علمی ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت ماہ

تبلیغ ۱۳۳۱ ہش + فروری ۱۹۵۲ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

۱- شذرات، مدیرہ، ۲
۲- تقریر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، ۴
۳- رخصتانہ (نظم) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، ۸
۴- پیشگوئی مصلح موعود، مولوی غلام باری صاحب سیف، ۹
۵- مشتی نصراللہ (نظم) محترم اکمل صاحب، ۱۴
۶- اسلام میں خلافت کا مقام، امۃ اللطیف صاحبہ، ۱۶
۷- کہتے ہیں (نظم) مولوی مصلح الدین احمد صاحب، ۱۹
۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال، عابدہ مرحومہ
۹- قطعات، اطہر ظہور بٹ صاحب، ۲۴
۱۰- سلف صالحات، امۃ اللہ خورشید، ۲۵
۱۱- یاد (نظم) شمیم صاحبہ، ۳۰
۱۲- گولڈ کوسٹ کا سونا اور معاشرت، امۃ الرشید صاحبہ، ۳
۱۳- کشیدہ کاری، حسن آراء صاحبہ بٹ، ۳۷
۱۴- وصایا، ۳۹

زرِ مبادلہ:-
پاکستان - چھ روپے
بھارت - سات روپے
بیرون پاکستان - ۱۰ شلنگ

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

یوم مصلح موعود

۲۰ فروری احمدیت کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے۔ اسدن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسر موعود جسے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کا مقام عطا فرمانا تھا کی پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اس مبارک وجود کی صحبت کا شرف بخشا اور وہ اسوقت اپنے تمام نشانات کے ساتھ ہم میں موجود ہے اور دن رات دنیا کی اصلاح میں منہمک رہتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس کا زمانہ پایا اور بدبخت ہیں وہ جنہوں نے اسکے مقام کو نہ پہچانا۔ اللہ تعالیٰ کی اس قدرتِ ثانیہ کا ظہور یقیناً اپنے اندر بہت بڑے نشانات رکھتا ہے۔ آج جو لوگ ان نشانات کی شناخت کرکے اسکی سچی اتباع کریں گے وہ کامیابی و کامرانی حاصل کریں گے۔ جو تمرّد اور سرکشی کی راہ اختیار کرکے اس کا انکار کرینگے وہ حسرت و یاس میں کفِ افسوس ملتے ہوئے اِس دُنیا سے ناکام و نامراد رخصت ہونگے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ نعمت عطا کی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکی پوری طرح قدر کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعائیں کریں کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی سے رکھے، عمر دراز عطا فرمائے اور حضور کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور احمدیت کے غلبہ کے وعدے خدا کرے حضور کے ہاتھوں پورے ہوں اور وہ دن جلد آئے جب کہ دُنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کی آواز بلند ہو۔ آمین!

کونسا طریق اختیار کرنا ہے؟

آفاق کے گذشتہ ایک دو شماروں میں عورتوں کے صفحہ میں کسی بہن نے بے پردگی کے نقصانات بیان کرتے ہوئے آپ بیتی لکھی تھی جس پر کچھ بہنیں بہت برافروختہ ہوئیں، انہوں نے اگلی اشاعت میں بجائے اسکے کہ وہ اس بہن کے پیش کردہ اصل مفہوم کی طرف توجہ کرتیں ان پر یہ الزام لگایا کہ اس بہن نے دراصل بے پردگی کے نقصانات کو نہیں گنایا بلکہ اظہارِ حسن کا ایک انوکھا طریق اختیار کیا ہے کیونکہ اِس قسم کی مقفا عبارت اور نپے تُلے فقرات اچانک نہیں کہے جا سکتے۔ پھر یہ کہ ہم بھی تو ہر روز اسی بس سٹاپ سے کالج میں آتی جاتی ہیں ہمیں تو کسی نے کبھی بھی اس قسم کے کلمات سے مخاطب نہیں کیا وغیرہ ذالک۔ ہمیں نہ تو اِس سے بحث ہے کہ یہ کلمات اچانک کہے جا سکتے ہیں یا نہیں اور نہ ہی اس میں کلام کی ضرورت ہے کہ یہ طریق اظہارِ حسن کیلئے اختیار کیا گیا ہے اور نہ ہی اس امر سے کچھ تعرض کہ دوسری بہنوں کو یہ کلمات کیوں نہیں کہے گئے۔ کیونکہ یہ معاملہ جہاں نیتوں سے تعلق رکھتا ہے وہاں اختلافِ حالات بھی بہت حد تک اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کو اپنے اقوال و افعال میں کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے؟ کیا وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ صحابہؓ کی بیویوں اور انکے بعد دوسرے صلحاء و علماءِ اُمّت کی بیویوں نے اختیار کیا یا وہ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غیر مسلم عورتیں اور آج خلافِ اسلام تہذیب کی علمبردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ معاملہ بالکل سیدھا سادہ ہے اگر آپ واقعی اپنے آپکو سچی مسلمان کہتی ہیں تو آپکو اپنے دعویٰ کی صداقت کیلئے وہی طریق اختیار کرنا پڑیگا جو صحابیاتؓ نے کیا۔ وہ یہی ہے کہ وہ ننگے مُنہ نہیں پھرا کرتی تھیں۔ غیر محرم مردوں سے اپنی زینت کو چھپایا کرتی تھیں۔ اگر یہ طریق کسی نے اختیار کیا ہے تو اسے معتوب و مطعون کرنیکی بجائے اسکی تعریف اور اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ یہ ایک بالکل واضح حقیقت ہے کہ مسلمان عورتیں صرف اُسوقت ترقی کر سکتی ہیں جبکہ وہ مغربیت کا جُوا اپنی گردن سے پھینک کر خالص اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنائینگی۔ اپنے کلچر کو چھوڑ کر دوسرے کلچر کو اختیار کر کے اسلامی ترقی کے دعوے کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا عملاً اپنی کمتری کا اعتراف ہے۔ اس صورت میں جو ترقی ہوگی بھی وہ اسلام کی نہیں بلکہ عیسائیت کی یا کسی اَور کلچر کی ترقی ہوگی۔ پس مَیں اپنی بہنوں کی خدمت میں یہی درخواست کروں گی کہ وہ اگر ترقی چاہتی ہیں تو وہی طریق اختیار کریں جو اللہ اور اسکے رسولؐ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور جس پر ہماری سلف چل کر بیشمار ترقی کے مدارج طے کر چکی ہیں۔

یہ ذوق کب تک؟ ایک وقت تھا جبکہ ہندوستان کے مسلمان محکوم تھے۔ حاکم قوم کا مذہب، ان کا کلچر اور ان کا تمدن مسلمانوں سے بالکل علیحدہ تھا۔ الناس علیٰ دین ملوکھم کے مطابق بہت سے مسلمانوں نے بھی وہی طور و طریق اختیار کیا جو حاکم قوم کا تھا۔ اُس وقت کسی حد تک ان کو معذور بھی سمجھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ بزعم بعض دُنیوی عہدوں اور وجاہت کے حصول کے لئے "صاحب بہادر" کے رنگ میں رنگین ہونا ضروری تھا۔ لیکن اب جبکہ پاکستان معرض وجود میں آ چکا ہے، اللہ تعالےٰ نے بہت سے مسلمانوں کو آزاد اور آبرومندانہ زندگی بسر کرنیکی توفیق عطا فرمائی ہے، یہاں وہ اپنے مذہب، اپنی تہذیب، اپنے تمدن اور دیگر تمام امور کو اسلامی تعلیم کے مطابق ادا کرنے میں پُوری طرح آزاد ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب بھی ہمارے مسلمان بھائیوں نے اپنی طرز نہیں بدلی بلکہ آزادی کا غلط مفہوم لے کر اپنی زندگی کو بالکل مغربیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی فکر میں ہیں۔

ایک صحافت کو ہی لیجئے۔ بعض لوگوں کو یہ احساس ہی نہیں کہ اب صحافت کو فحش نگاری سے بچانا ضروری ہے اور عورت کے وجود کو سوسائٹی میں عُریاں حالت میں پیش کرنا نہایت قبیح فعل ہے۔ چند ٹکوں کے حصول کے لئے اشرف المخلوقات کی ایک معزز نوع کو نہایت مفسدانہ اغراض کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

ہمیں ان جرائد پر بھی افسوس ہے جو شائع تو عوام کی تربیت کیلئے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن وہ اس جنس لطیف کو تربیت کی بجائے تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ہم ایسے صحافی بھائی اور بہنوں سے درخواست کرتے ہیں کہ پُرانی ڈگر کو چھوڑ کر اسلام کی صاف اور سیدھی راہ اختیار کریں اور قوم کے بچوں اور بچیوں کے اخلاق کو تباہ ہونے سے بچائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات

(جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء میں)

گذشتہ سال عورتوں سے تبلیغ میں سخت کوتاہی ہوئی ہے جس کا نہیں اس سال ازالہ کرنا چاہیئے!

لجنہ اماء اللہ کا دفتر مکمل کر کے عورتوں نے اپنے ایثار کا نہائت شاندار نمونہ پیش کیا ہے

تمہارا فرض ہے کہ اپنے دفتر کا قرض بھی ادا کرو اور مسجد ہالینڈ کیلئے بھی چندہ دو!

ہالینڈ کی مسجد کیلئے ابھی پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے!

(فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۱ء)

ہماری جماعت کی وہ خواتین جنہیں اِس سال جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کا موقع ملا ہے اُنہیں معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اِس سال زنانہ جلسہ گاہ میں کوئی علیحدہ تقریر نہیں ہو سکی لیکن حضور نے ازراہِ کرم ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ۲۷ر دسمبر کو مردوں میں جو تقریر فرمائی اسکے ابتداء میں حضور نے کچھ الفاظ صرف مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے جو آلۂ نشر الصوت کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سُنے گئے۔ حضور کی تقریر کا یہ اقتباس "مصباح" میں شائع کرتے ہوئے تمام بہنوں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ حضور کی ہدایات پر پُوری طرح کاربند ہونے کی کوشش کرینگی اور مسجد ہالینڈ اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر مرکزیہ کیلئے فوری طور پر اپنا اپنا چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔ اِسی طرح گذشتہ سال تبلیغ میں جو اُن سے کوتاہی ہوئی ہے اُسکے ازالہ کی بھی کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی تمام خواتین کو حضور کے ارشادات پر پُوری طرح عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا:-

آج کے دن میری عورتوں میں بھی تقریر ہوا کرتی ہے لیکن اس سال عورتوں نے خود ہی اپنے اس حق کو چھوڑ دیا بعض وجوہات سے۔ کیونکہ عورتوں میں چونکہ وہ برقع پہنے ہوئے ہوتی ہیں اسلئے پورے طور پر یہ نگرانی نہیں کی جاسکتی کہ ممکن ہے کوئی مرد ہی آجائے یا کوئی عورت ہی بد ارادہ سے آئی ہوئی ہو تو اس کی نگرانی نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے انہوں نے کہا ہم اپنا حق آپ چھوڑتی ہیں۔ چونکہ میرا بھی گلا بیٹھا ہوا تھا اور مجھے بھی نزلہ کی شکایت تھی میں نے بھی اس کو ایک الٰہی تحریک سمجھا اور بڑی خوشی سے اس کو قبول کیا کہ بہت اچھا اگر تم اپنا حق آپ چھوڑتی ہو تو پھر مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ مگر انہوں نے یہ بھی ساتھ خواہش کی کہ مردوں کی تقریر میں کچھ ہمارے متعلق بھی کہا جائے تاکہ ہم وہیں سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے سن سکیں۔ سو حسبِ وعدہ میں دو چار منٹ یہ تقریر عورتوں کی طرف خطاب کر کے کرتا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں اُن کو اپنی گذشتہ سال کی تقریر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے انہیں اب دین میں زیادہ حصہ لینے اور تبلیغ کی طرف توجہ کرنے کی تحریک کی تھی لیکن وہی منتظمات جنہوں نے مجھے تحریک کی ہے کہ میں عورتوں کو مخاطب کروں مردوں کی سٹیج سے۔ میں انہی کو کہتا ہوں کہ سب سے پہلے اُنہوں نے ہی اپنی فرض شناسی سے گریز کیا ہے۔ میں نے یہ تجویز کی تھی کہ عورتیں آزادی کی رَو میں بہہ رہی ہیں اور نئی نئی امنگیں اُن کے دلوں میں پیدا ہیں۔ اسلئے تبلیغ کا میدان اُن میں اِس وقت زیادہ وسیع ہے، بہ نسبت مردوں کے۔ کیونکہ وہ اِس وقت حکومت کے نشہ میں مخمور ہو رہے ہیں اور مذہب سے بہت ہی دور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ میری اِس تحریک کے ماتحت مختلف اضلاع میں عورتوں کی پارٹیاں ربوہ سے بھیجی گئیں اور عورتوں کی مجالس جمع کی گئیں اور اُن میں یہاں کی عورتوں نے جا کر لٹریچر بھی تقسیم کیا اور تقریریں بھی کیں۔ اب چاہیئے یہ تھا کہ سنہ ۵۱ء میں اِس سلسلہ کو وسیع کیا جاتا مگر جہاں تک میرا علم ہے اُن ضلعوں میں بھی دورہ نہیں کیا گیا جن میں پہلے کیا گیا تھا اور نئے ضلعے تو بالکل ہی اس سوال سے باہر ہیں۔ پس سب سے پہلے میں اُنہیں کہتا ہوں کہ تم نے جو مجھ سے حق مانگا ہے سٹیج پر سے تقریر کا۔ اسی کے مطابق میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرو اور اِس سُستی اور غفلت کو چھوڑ دو۔

یہ بات تو میں نے اپنی طرف سے کہی ہے جس بات کی انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے وہ یہ ہے کہ میں عورتوں میں یہ تحریک کروں کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر بن گیا ہے۔ وہ ذرا اس کے چندہ کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اس میں تو میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں نے پھر ہم پر بازی لے لی ہے مردوں کے دفتر ابھی بنیادوں سے ہی نیچے پڑے ہوئے ہیں اور سال سال دو دو سال سے رقمیں بھی منظور ہو چکی ہیں۔ سامان بھی آچکے ہیں اور افسر بھی مقرر ہو چکے ہیں۔ اور انجنیئر بھی ہیں لیکن وہ ابھی تک ابتدائی مراحل سے بھی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذر سکے مگر عورتوں کا دفتر خدا تعالےٰ کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے صرف پردہ بنانے میں افسر نے کسی قدر سستی کی ہے۔ اگر وہ پردہ بنا ہوا ہوتا تو اُن کا سارا کام اُس جگہ پر بڑی اچھی طرح چل سکتا تھا۔

پھر یہ بھی ہے کہ عورت اپنی نظر سے بہت فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُس کے اندر کچھ ایسی صفت رکھی ہے کہ جو چیز دکھاوے والی ہو اُس پر وہ فریفتہ ہوتی ہے۔ سونا ہے۔ زیور ہے۔ اِس زیور کے اُوپر وہ جان دیتی ہے۔ اُسے آپ نظر نہیں آرہا ہوتا کہ میرے گلے میں ہار کیسا پڑا ہوا ہے اُس کا سارا لُطف تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے گلے کا ہار۔ تو مَیں نے لجنہ سے کہا تھا کہ میری کسی تحریک کی ضرورت ہی نہیں جس وقت مستورات اپنا دفتر بنا ہوا دیکھیں گی بس کہیں گی سبحان اللہ فوراً لو چندہ اور اس کو مکمل کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بارہا مَیں نے یہ لطیفہ سُنا ہوا ہے کہ آپ فرماتے تھے۔ کوئی عورت تھی اِسی طرح کی اُسے عادت تھی مگر تھی وہ غریب۔ اُس نے ایک اچھی سی انگوٹھی بڑے شوق سے بنوائی اور خیال کیا کہ عورتیں اُس کی تعریف کریں گی اور کہیں گی۔ بی بی تم نے یہ کہاں سے بنوائی ہے؟ کتنی قیمت میں بنی ہے؟ نمونہ کیسا اچھا ہے۔ ہم تو چاہتی ہیں کہ ایسی انگوٹھی ہم بھی بنوائیں۔ مگر اتفاق کی بات ہے لوگوں کی اُس پر نظر نہ پڑی اور اُنہوں نے اُس سے کچھ پوچھا نہیں۔ آخر اُس نے باتیں کہنی شروع کر دیں کہ فلانی بات یوں ہے، فلانی بات یوں ہے اور بات کے ساتھ ساتھ انگوٹھی بھی سامنے کر دیتی لیکن پھر بھی کسی نے نہ پوچھا۔ آخر تنگ آکر اُس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ سارے اِرد گرد کے لوگ اکٹھے ہو گئے عورتیں بھی آگئیں اور اُس سے ہمدردی کرنے لگیں کہ کیا ہوا؟ کچھ بچا بھی؟ اُس نے کہا کچھ نہیں بچا صرف یہ انگوٹھی بچی ہے۔ آخر کسی عورت نے پوچھا کہ بہن! یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی تھی؟ وہ رو کر کہنے لگی کہ تُو پہلے پُوچھ لیتی تو میرا گھر ہی کیوں جلتا۔ تو بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ لطیفہ سُنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی فطرت میں کچھ نمائش اللہ تعالےٰ نے رکھی ہے۔ پس میرے زیادہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے خیال میں جو سامنے دفتر لجنہ اماء اللہ کا بنا ہوا ہے وہ اپنی شان سے اور اپنی عظمت سے اور اپنے اِس نظارہ سے کہ مرد چُپ کر کے بیٹھے ہیں اور ہم نے اپنا دفتر بنا لیا ہے عورتوں کو سب وعظوں سے زیادہ کام پر تیار کر دے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بڑے شوق سے جاتے ہی روپے جمع کرنا شروع کر دیں گی اور جو باقی رقم ہے اُس کو غالباً چند دنوں کے اندر ہی پورا کر دیں گی۔

مجھے زیادہ فکر عورتوں کے ذمہ جو مسجد ہالینڈ لگائی گئی ہے اُس کا ہے۔ اُس میں ابھی بہت سی کمی باقی ہے۔ مَیں نے جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے مسجد ہالینڈ کا چندہ عورتوں نے مَردوں سے زیادہ دیا ہے۔ مَردوں کے ذمہ واشنگٹن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مسجد لگائی گئی ہے اور اس کا خرچ مسجد بنا کر قریباً اڑھائی پونے تین لاکھ ہوتا ہے اور جو عورتوں کے ذمہ کام لگایا تھا مسجد ہالینڈ کا اُس کی ساری رقم زمین وغیرہ ملا کر کوئی اسی ہزار یا لاکھ کے قریب بنتی ہے۔ انہوں نے اپنے اسی ہزار میں سے چھیالیس ہزار روپیہ ادا کر دیا ہے۔ یعنی پچاس فی صدی سے زیادہ اور مردوں نے اپنے اڑھائی پونے تین لاکھ میں سے اب تک چھتیس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس مکان کو بھی اس وقت تک ایک احمدی کے پاس گروی سمجھئے۔ یوں تو انہوں نے قرض دیا ہوا ہے لیکن بہرحال اس مکان کے لئے دیا ہوا ہے اس لئے اسے گروی سمجھو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے مبلغ کی طرف سے اصرار ہو رہا ہے کہ پچھلا قرضہ ادا کرو اور آگے کے لئے مسجد کی تیاری کرو۔ پس ممکن ہے یہ مکان گروی ہی رکھنا پڑے لیکن مسجد ہالینڈ کی طرف مَیں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کو توجہ دلانے کی اتنی ضرورت نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری اس مختصر تحریک سے ہی اپنے فرض کو سمجھنے لگ جائیں گی اور اس نیک کام کو تکمیل تک پہنچا دیں گی۔

مَیں عورتوں سے کہتا ہوں تمہاری قربانی مردوں سے اس وقت بڑھی ہوئی ہے۔ اپنی اس شان کو قائم رکھتے ہوئے اپنے دفتر کے قرضہ کو بھی ادا کرو اور اس کے ساتھ مسجد ہالینڈ کو بھی نہ بھولنا۔ اس کے لئے ابھی کوئی پچاس ہزار روپیہ کے قریب ضرورت ہے۔ ہمارا پہلا اندازہ مکان اور مسجد کی تعمیر کا تیس ہزار کے قریب تھا لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ساٹھ ہزار سے کم میں وہ جگہ نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اُس جگہ پر گورنمنٹ کی طرف سے کچھ قیود ہیں اور وہ ایک خاص قسم کی اور خاص شان کی عمارت بنانے کی وہاں اجازت دیتے ہیں اس سے کم نہیں دیتے۔ پس زمین کی قیمت مل کر نوّے ہزار سے ایک لاکھ تک کا خرچ ہو گا جس میں سے وہ بفضلہ چھیالیس ہزار تک اِس وقت تک ادا کر چکی ہیں۔

یہ باتیں تو مَیں نے عورتوں سے مخاطب ہو کے کی ہیں اب جو باقی باتیں ہیں چونکہ اسلام مردوں کا بھی ہے اور عورتوں کا بھی اس لئے ان میں مرد بھی شریک ہوں گے اور عورتیں بھی شریک ہوں گی ؛

انعامی مضمون کے متعلق!

جنوری کے شمارہ میں انعامی مضمون کے متعلق شائع کیا جا چکا ہے۔ لیکن اب بعض بہنوں کے تقاضا پر اس کی آخری تاریخ وصولی میں تبدیلی کرنا پڑی ہے۔ سو بہنیں "اسلامی پردہ" کا انعامی مضمون پندرہ مارچ تک دفتر مصباح میں بھجوا دیں۔ اعلیٰ مضمون کو مصباح کے "سالانہ نمبر" میں جو اپریل میں شائع ہو رہا ہے شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رخصتانہ

از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ

[مورخہ ۲۷ جنوری صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے وقت مستورات میں محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے ذیل کے اشعار جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اسی تقریب کے لئے لکھے تھے پڑھے۔ اشعار کے پڑھتے وقت تمام مجمع پر رقت کی کیفیت طاری تھی اور ہر آنکھ پُرنم تھی۔]

(۱)

بزبان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ راحتِ جاں نورِ نظر تیرے حوالے
یارب مرے گلشن کا شجر تیرے حوالے

اِک رُوٹھنے والی کی امانت تھی مرے پاس
اب لختِ دلِ خستہ جگر تیرے حوالے

ظاہر میں اسے غیر کو میں سونپ رہا ہوں
کرتا ہوں حقیقت میں مگر تیرے حوالے

پہنے ہی یہ ایمان کا اخلاق کا زیور
یہ لعل یہ الماس و گہر تیرے حوالے

یہ شاخ قلم کرتا ہوں پیوند کی خاطر
اتنا تھا مرا کام "ثمر" تیرے حوالے

سُنّت ترے مرسل کی ادا کرتا ہوں پیارے
دلبند کو سینہ سے جدا کرتا ہوں پیارے

(۲)

بزبان عزیزہ امۃ النصیر بیگم

یہ نازشِ صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولا مرا نایاب پدر تیرے حوالے

اس گھر میں ترے بڑھ کے جواں ہو کے چلی میں
پیارے ترے "محبوب" کا گھر تیرے حوالے

سب چھٹتے ہیں ماں باپ بہن بھائی بھتیجے
یہ باغ یہ بُوٹے یہ ثمر تیرے حوالے

گھر والے تو یاد آئینگے یاد آئیگا گھر بھی
یہ صحن یہ دیوار یہ در تیرے حوالے

جب مجھ کو نہ پائینگے تو گھبرائینگے دونوں
یارب مری امی کے پسر تیرے حوالے

مجبور ہوں مجبور ہوں منہ موڑ رہی ہوں
چھوڑا نہیں جاتا مگر چھوڑ رہی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین

"میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" (مسیح موعود علیہ السلام)

بدر کے میدان میں جب کفر اور اسلام کی فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو خدا کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کو مخاطب کرکے کہا تھا۔ اللّٰھم انشدک عھدک ووعدک اللّٰھم ان شئت لم تعبد (بخاری کتاب المغازی باب) کہ اے خدا میں تجھے تیرا وعدہ یاد کراتا ہوں۔ اے اللہ ہم تو تیرے دروازے پر قربان ہونے کیلئے آگئے لیکن اگر ہم ہلاک ہوگئے تو تیری عبادت پھر کون کریگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا۔ یارسول اللہ! اب بس کیجیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جھونپڑی سے باہر نکلے اور کہا سیھزم الجمع ویولون الدبر کہ یہ لشکر عنقریب تتر بتر ہو جائے گا۔ یہ جمعیت پراگندہ ہو جائیگی ہمارے سامنے طاقتوں کے مظاہرے کرنیوالے پیٹھ دکھا کر بھاگیں گے۔ اسلام کی سربلندی کیلئے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عاجزانہ دعائیں خدا نے سن لیں۔ بدر کے میدان سے جب جنگ کے بادل چھٹے تو کفر کے ستون ٹوٹ چکے تھے اور اسلامی سربلند تھے۔ کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اس بدر کے تیرہ سو سال بعد جب پھر اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے، جب کفر کا لشکر اسلامی قلعہ پر ہر چہار طرف سے حملہ کر رہا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم جس کی عمر پچاس برس سے کچھ متجاوز تھی بالکل اسی طرح جس طرح آپ نے علیحدہ جھونپڑی بنالی تھی، اپنے گھر سے نکل کر بیسیوں میل کا سفر کرکے ایک علیحدہ مکان میں جاکر اسلام کی سربلندی کیلئے دعاؤں میں مشغول ہوگیا۔ اس نے اسلام کی سرفرازی کیلئے خدا سے کوئی نشان مانگا۔ وہ چالیس دن اسکے آستانہ پر گرا رہا۔ تب اسکے خدا نے اسے کہا۔ "میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"۔ خدا نے کہا:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔"

خدا کے فرستادہ کو جب خدا نے یہ کہا، اُس نے سبز رنگ کے کاغذ پر ان الفاظ کو شائع کرا دیا۔ خدا نے یہ بھی کہا تھا کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں، پر یہ وعدہ خدا کا نہیں ٹل سکتا۔ یہ الفاظ آپ نے کئی دفعہ پڑھے ہوں گے لیکن ان کو پھر پڑھیئے اور اس پیشگوئی کی شوکت اور عظمت کو ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کو اس پیشگوئی میں دو قسم کے الفاظ نظر آئیں گے۔ ایک وہ الفاظ جن میں موعود کی جلالی شان کا تذکرہ ہے دوسرے وہ الفاظ جن میں اُس کی جمالی شان کا تذکرہ ہے۔ "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اُس سے برکت پائینگی جس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ قومیں اُس سے برکت پائینگی۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔" ان الفاظ میں شانِ جلالی کا ذکر ہے۔ لیکن یہ الفاظ "وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔" یہ الفاظ اپنے اندر شان رکھتے ہیں لیکن ان سے شانِ جلالی کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا بلکہ شانِ جمالی کا پتہ چلتا ہے۔ ظاہر بین نگاہیں مادی قوت کی طرف دیکھتی ہیں۔ بے شک مادی قوتیں بھی ایک شوکت کا مظاہرہ ہوتی ہیں لیکن اصل قوت جسکے سہارے مسلمان بعض ملکوں میں تین فیصدی ہوتے ہوئے بھی وہاں کے حکمران ہوئے ہیں وہ ان کی اخلاقی و رُوحانی صلاحیت تھی۔ آج جب بھی مسلمان مسلمانوں کی قوت کا ذکر کرتا ہے تو اسکی زبان پر تلوار کی جھنکار اور گھوڑوں کی ٹاپوں کا ذکر آجاتا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ یہ قوت کس وجہ سے تھی۔ وہ اسکی رُوحانی قوت تھی جب تک مسلمان رُوحانی اور اخلاقی طور پر مضبوط تھے، وہ دُنیا کے حکمران تھے لیکن جب اُن کی آنکھوں کو مادی دُنیا کی جگمگاہٹ نے خیرہ کیا اور اُنہوں نے اصل قوت اسی کو شمار کرکے اسکے پیچھے دوڑنا شروع کیا وہ عرش سے فرش پر آگرے۔ احمدیت کا انقلاب یا احمدیت کا دور اسلام کا جمالی دور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی الہامی شعر ہے ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند ٭ مسلماں را مسلماں باز کردند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اس پیشگوئی سے ہمیں اس دور کی بھی جھلک نظر آتی ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ اسیر رستگار ہوں گے۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اس کا آنا جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ کتنے عظیم الشان ہیں یہ الفاظ۔ کتنا جلال ہے ان الفاظ میں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے احمدیت کا یہ دور مراد دور کب شروع ہوگا کیونکر ہوگا۔ لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کی عظمت کا پتہ ضرور چلتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ایک ایک آن اور ایک ایک لمحہ کی دعا نے بعض اوقات دنیا میں عظیم ترین انقلابات پیدا کر دیئے اور یہاں تو چالیس روز کی عاجزانہ دعائیں ہیں اور دعائیں بھی اس امر کیلئے جو آسمان سے مقدر ہو چکا ہے مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔ کہ میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے پتہ نہیں بارش کا آغاز بہتر ہوتا ہے یا انجام۔ اور تیسرے الفاظ پیشگوئی میں وہ ہیں جو مصلح موعود کے ذاتی اوصاف پر روشنی ڈالتے ہیں۔

پس مصلح موعود کا نشان اسلام کی سرفرازی کے لئے ہے، وہ قدرت ثانی جماعت کی تقویت اور شہرت کے لئے ہے۔ وہ فخر رسل ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔

ایک دفعہ ایک مشرک نے حضرت عمرؓ کو کہا تھا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم ... الخ اگر ہم پر اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حقیقت یہ ہے کہ مصلح موعود کا زمانہ اور ۲۰ فروری کا دن جس دن اس نشان کا اعلان مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا جماعت احمدیہ کے لئے عید کا دن تھا۔ جماعت احمدیہ اس دن خدا کی حمد کے جتنے ترانے گائے کم ہے۔ آپ الوصیت کے ان الفاظ کو پڑھیئے جہاں قدرت ثانی کے ظہور کا ذکر حضورؑ نے فرمایا ہے۔ اور عارف باللہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کو بھی پڑھیے جو آپ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمائے تھے۔ تا آپ کو اس پیشگوئی کی عظمت کا مزید احساس ہو۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ بائیس سال کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔" (بدر ۲۷ جنوری ۱۹۱۲ء)

اور پھر جب کچھ انتشار پسند لوگوں نے آپؓ سے خلافت کے اختیارات میں جھگڑنا شروع کیا تو آپؓ نے فرمایا:۔

"بعض لوگ کہتے ہیں، ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں۔ مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکرؓ اور مرزا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی بڑھ کر آئے ہے۔" (بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صلا)

اور اس ارشاد کو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے اِس ارشاد سے ملائیے۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"مَیں چاہتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اِسی واسطے مَیں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔" (بدر ۲ر جون ۱۹۰۶ء صلا)

اس مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ کو بار بار پڑھیے اور غور فرمائیے کہ کس شوکت کے متحمل ہیں وہ الفاظ۔ کتنا عظیم الشان نشان ہے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا۔ پچاس سال سے زائد عمر کا ایک شخص جس کی صحت اکثر خراب رہتی ہے جسے ٹھٹھے کرتے ہوئے آج بھی دشمن لوگوں کو ہنساتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ خدا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے مَیں تجھے ایک ذہین مرد اولوالعزم لڑکا دوں گا جو دُنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور جس دن یہ کہا ہے اُس دن اُس کی بھی شہرت دُنیا کے کناروں تک نہ تھی۔ لیکن دیکھئے کس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ ٹھیک کہا تھا آپؑ نے ؎

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کروں گا مَیں ضرور!
ٹلتی نہیں ہے بات خدائی یہی تو ہے

کیا ہی مبارک تھے وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے اور صحابہ کہلائے اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ انہوں نے حاصل کیا۔ لیکن وہ بھی کچھ کم خوش قسمت نہیں ہیں جنہوں نے مصلح موعود کا زمانہ پایا لیکن یاد رکھیے صرف زمانہ کا پالینا کوئی خاص خوشی کی بات نہیں جبتک اس مبارک وجود کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اشاعت اسلام نہ کی جائے۔ فتح تو اس کے ہاتھوں مقدر ہے۔ باطل کا تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگنا اس کے عہد میں مقدر ہے۔ ہمیں تو صرف اُس جلد جلد بڑھنے والے کے ساتھ عزم کرنیکی ضرورت ہے ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

آہ! پیارا "طارق محمود"

میری باجی اختری خانم صاحبہ کا لڑکا "طارق محمود" جو ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو پیدا ہوا ۱۰ر جنوری ۱۹۵۲ء کو ہمیشہ ہمیش کیلئے اس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو چلا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ المناک حادثہ اس قدر اچانک ہوا۔ گویا کہ کل کی ہی بات ہے۔ رہا تو وہ کچھ دن ہی تھا مگر اپنی یاد ہمارے دلوں میں باقی چھوڑ گیا ہے۔ ہم اپنے مولا کی رضا پر راضی ہیں اور مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور باجی کو اس کا اچھا بدل دے۔ آمین!

(محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُٹھیں گی بندشیں افضالِ ربّ العالمیں ہونگے
محمدؐ، احمدؑ و محمودؓ یارِ فتحِ مبیں ہونگے

وہ دن آتا ہے آنیوالا ہے ہاں جلد آئے گا!
کہ جب ہم "قادیان دارالاماں" میں پھر مکیں ہونگے

مری خوابوں کی دُنیا بس یونہی آباد رہتی ہے!
کہ ہم ہی ہم وہاں ہونگے عدو بالکل نہیں ہونگے

جو یوں ہوگا تو یوں ہوگا۔ زمانہ واژگوں ہوگا!
عدو تب سرنگوں ہونگے۔ نگوں ہو کر نگیں ہونگے

یہ کیا تو دس برس چالیس تک بڑھتے ہی جاتے ہیں!
نہیں اس ابتلاء کے ختم بھی یا رب کہیں ہونگے

ہٹو اے بادلو! اے آسمانو راستہ دے دو!
ہماری آہوں کے ٹکڑے سرِ عرشِ بریں ہونگے
(مری فریاد کے ٹکڑے)

ہمارے آنسوؤں کو خاک میں ملتے نہ تم جانو!
یہ اک دن سبحۂ اسلام میں درِّ ثمیں ہونگے

مدد کو آسماں والو! ہماری تم کب آؤگے؟
تب آؤگے؟ کہ ہو کر خاک ہم زیرِ زمیں ہونگے

کوئی ربوہ میں جا کر قادیاں والوں سے یہ کہدے
کہ مجبور اور بھی ہونگے پر اکمل سے نہیں ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تقریبات

ربوہ میں ۱۲ر جنوری ۱۹۶۴ء کو صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی اور ۲۷ر جنوری ۱۹۶۴ء کو صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا نکاح مرزا رشید احمد صاحب کی صاحبزادی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی صبیحہ بیگم صاحبہ سے ہوا تھا اور صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کا نکاح جناب پیر معین الدین صاحب خلف الرشید پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے ہوا تھا۔ ادارہ مصباح ان تقریبات پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے اور سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے جناب مرزا رشید احمد صاحب اور جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم کے خاندان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین!

ربوہ میں اقوام متحدہ کے تعلیمی اور ثقافتی وفد کی آمد

اقوام متحدہ کا ایک تعلیمی اور ثقافتی وفد پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتا ہوا گزشتہ جنوری میں ربوہ بھی آیا جس میں ایک امریکن اور پاکستانی خاتون بھی تھیں۔ ان معزز خواتین نے ربوہ نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت کا معائنہ کیا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم۔اے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دونوں اداروں کے سٹاف اور دیگر معزز خواتین سے تعارف کروایا۔ آخر میں کچھ انگریزی لٹریچر اور مصباح تحفۃً پیش کیا گیا۔ کالج ہوسٹل اور کلاسز کے نظام صفائی اور حسن تعلیم سے یہ معزز خواتین بہت متاثر ہوئیں۔ ربوہ میں دو گھنٹہ قیام کے بعد یہ وفد واپس روانہ ہو گیا۔ (رپورٹر)

مؤرخہ ۴ر فروری کو میرے بھائی عزیز عطاء الرحمٰن کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ۷ر فروری کو دعوت ولیمہ دی گئی جس میں ربوہ اور احمد نگر کے بہت سے احباب شریک ہوئے۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس تعلق کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(مدیرہ)

معروضات

اس شمارہ میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات پیش کئے جا رہے ہیں اسلئے اپنے مستقل عنوانات احمدی اور غیر احمدی میں فرق اور عیسائیت کے متعلق کچھ نہیں لکھا جا سکا۔ آئندہ شمارہ سے اسکے متعلق بہنوں کو معلومات مہیا کی جائینگی انشاء اللہ

ماہ اپریل میں مصباح کا "سالانہ نمبر" شائع کرنیکا ارادہ ہے۔ تمام اہل علم بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مفید معلومات جلد از جلد دفتر مصباح میں روانہ فرمائیں ـــ مضامین صاف ستھرے اور ایک کالم میں لکھے جائیں۔ اگر کوئی مضمون یا اسکا کوئی حصہ ماخوذ ہے تو اس کا حوالہ ضروری ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت پتا خریداری نمبر اور جواب کیلئے جوابی خط یا لفافہ ارسال فرمائیں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو سکے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشن دین تنویر

آسمانِ شاعری کا چمکتا ہوا ستارہ ——————

احمدیت کا بیباک اور نڈر ترجمان ——————

امن اور انسانیت کا نقیب ! ——————

اور "صُورِ اسرافیل"

اس کی پہلی پیشکش ہے —— جس میں احمدیت کو ایک انوکھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور اب ——

"اسلام میں ارتداد کی سزا"

اسکی دوسری لاجواب تصنیف ہے جس میں نام نہاد علماء کے باطل نظریات کی قلعی کھول کر رکھ دی گئی ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں ان کتب کا ہونا ازحد ضروری ہے۔

صُورِ اسرافیل مجلد	اعلےٰ کاغذ	۲ — ۰ — ۰
اسلام میں ارتداد کی سزا	"	۱ — ۴ — ۰
عیسےٰ در کشمیر مجلد		۰ — ۸ — ۰
احمدیہ کیلنڈر چار رنگوں میں جسمیں "ہمارا عہد" کا بلاک بھی ہے		۰ — ۸ — ۰

ملنے کا پتہ

مکتبہ تحریک بالمقابل ۱۶ انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں خلافت کا مقام ——(۲)——

از مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ

خلاصہ یہ کہ (۱) اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں سے اعلیٰ مقام رکھنے والوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا اور قومی یکجہتی اور اتحاد اور ترقی کو خلافت کے ساتھ وابستہ کر دیا۔

(۲) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافتِ راشدہ اس امر کا تاریخی ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو وعدہ کیا اُسے پُورا فرمایا۔ اور خلافت کے ذریعے غیر معمولی فتوحات عطا فرمائیں۔

(۳) اس زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت عطا فرمائی۔ اب اسی کے ذریعے اسلام نے دوبارہ ترقی کرنا ہے۔ جس کے آثار کو ہر احمدی دیکھ رہا ہے۔

(۴) احمدیت میں خلافت کا قیام ضروری تھا۔ کیونکہ ہر نبوت کے ساتھ خلافت وابستہ ہوتی ہے۔ صُحفِ سابقہ میں بھی اس خلافت کی خبر موجود ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی واضح الفاظ میں یہ بتا دیا تھا کہ میرے بعد خلافت ہوگی۔

(۵) خلافت کے متعلق جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں وہ سب غلط ہیں۔ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اُسے معزول نہیں کر سکتی۔ اور جو لوگ خلیفۂ وقت کی اطاعت نہ کریں اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ باغی اور منافق ہیں۔

(۶) خلافت کی جو برکات ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں وہ بھی اس کے برحق ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کا مقام، اسکی خصوصیات اور اس کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات پیش کر دیئے جائیں۔ یہ ارشادات اِس قابل ہیں کہ ہر احمدی انہیں ہر وقت پیش نظر رکھے۔ تاکہ ہم اِس نعمت کی قدر کرنے والے ہوں۔ اور وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کے ارشادِ الٰہی کے مطابق یہ نعمت زیادہ سے زیادہ عرصے تک ہمیں حاصل رہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"پس جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پُورا کرنے کے لئے ایک خلیفے کا ہونا ضروری ہے اور جو اِس بات کو ردّ کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو ردّ کرتا ہے۔ صحابہؓ کا عمل اسی پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہوں۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور اُن پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے۔ جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔ پس اے جماعت احمدیہ اپنے آپکو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو ردّ مت کر کہ خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اُسی زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے۔ پس تُو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے۔ اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھُری پھیرتا ہے۔ پس تُو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں اُن کو رد مت کر ...... مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اُس کا اپنا فعل ہے۔ یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اُس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیا ...... اُس نے مجھے پسند کر لیا اور اب کوئی انسان اس کُرتے کو مجھ سے نہیں اُتار سکتا جو اُس نے مجھے پہنایا۔ یہ خدا کی دین ہے اور کونسا انسان ہے جو خدا کے عطیے کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ مَیں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے مَیں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے مَیں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے۔ مَیں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔" (انشاء اللہ)

جو لوگ انجمن کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ محض انجمنیں بنانے سے اسلام کی ترقی ممکن ہو سکتی ہے وہ حضور کا یہ ارشاد غور سے سُنیں۔ حضور نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"انجمنیں محض اس غرض کیلئے ہوتی ہیں کہ وہ بھی کھاتے رکھیں اور خلیفہ کے احکام کے نفاذ کے لئے کوشش کریں۔ پھر خلیفہ کا کام ہے یُزکّیہم قوم کا تزکیہ کرے۔ کیا کوئی سیکرٹری اِس فرض کو ادا کر سکتا ہے ...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہ کام سیکرٹری کا ہے ہی نہیں اور نہ کوئی سیکرٹری اِسے کر سکتا ہے۔ اور کوئی انجمن نبی کے کام نہیں کر سکتی۔ اگر انجمنیں یہ کام کر سکتیں تو خدا تعالیٰ دُنیا میں مامور اور مرسل نہ بھیجتا بلکہ ایک جگہ انجمنیں بناتا۔ مگر کسی ایک انجمن کا پتہ دو جس نے کہا ہو کہ خدا نے ہمیں مامور کیا ہے ...... روپیہ اکٹھا کرنا تو ادنیٰ درجہ کا کام ہے۔ خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور یقین کے ساتھ پاک کرنا ہوتا ہے۔ روپیہ تو آریوں اور عیسائیوں کی انجمنیں بلکہ دہریوں کی انجمنیں بھی اکٹھا کر لیتی ہیں۔ اگر کسی نبی یا خلیفہ کا بھی یہی کام ہے تو نعوذ باللہ یہ سخت ہتک اور بے ادبی ہے اس نبی اور خلیفہ کی۔" (منصب خلافت صفحہ ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں :-

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جبتک کہ خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا۔"

پھر فرماتے ہیں :-

"میرے نزدیک خلافت اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے۔ یہ مسئلہ جس حصہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ وحدت قومی ہے۔ کوئی جماعت کوئی قوم اُسوقت تک ترقی نہیں کر سکتی جبتک ایک رنگ کی اسمیں وحدت نہ پائی جائے۔ مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اُسوقت کیا ہے جب اُن میں خلافت نہ رہی جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رُک گئی اور تنزل شروع ہو گیا کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی۔ اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ ترقی وحدت کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ جب ایک ایسی ہستی ہوتی ہے جو کسی قوم کو باندھے ہوئے ہوتی ہے تو اُس قوم کے کمزور بھی طاقتوروں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے جاتے ہیں.... قومی اتحاد ایسا ہوتا ہے کہ ساری قوم کی قوم چٹان کی طرح مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے کمزور بھی آگے بڑھتے جاتے ہیں۔"

آخر میں مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی اہمیت اور قدر و قیمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسکی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کا موقع دے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندوں میں سے ہوں نہ کہ ناقدری کرنیوالوں میں سے۔ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرنیوالے ہوں اور خلافت کی عزت کو برقرار رکھنے کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت، کامیابی اور خوشی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور انہیں ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین! +

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

۱۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے اپنی بہن امۃ الرشید مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے مرحومہ کی طرف سے کسی مستحق بہن کے نام مصباح جاری کرنے کے لئے چھ روپے ارسال کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں اعانت مصباح میں دو روپے بھجوائے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

درخواست دُعا میری چھوٹی بہن عزیزہ سکینہ امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ بہنیں اسکی کامیابی کے لئے دُعاء فرمائیں ——— (مریم عثمان کراچی)

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سکریٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سکریٹری کی ضرورت ہے لیاقت کم از کم بی۔ اے ہو۔ بی۔ اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کیلئے کوارٹر دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں۔

والسلام — جنرل سکریٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی از پشاور

تمہیں جو گلشنِ عہدِ بہار کہتے ہیں
ہمیں بھی لوگ تیرا جاں نثار کہتے ہیں

یہ اور بات ہے اُنکو نہ اعتبار آئے
جو بات کہتے ہیں ہم ایکبار کہتے ہیں

وہ پی چکا ہوں کہ اب تک سرور باقی ہے
میں کیا بتاؤں کہ کس کو خمار کہتے ہیں

نقاب رُخ سے اُٹھا کے وہ شوخ کہتا ہے
اسے بھی گردشِ لیل و نہار کہتے ہیں

وہ بیقرار نہ ہونگے تو اور کیا ہونگے
جو آپ آنسوؤں کو دل کا قرار کہتے ہیں

تیرے فراق میں سب سے بڑی مصیبت ہے
وہ مرحلہ کہ جسے انتظار کہتے ہیں

نہ جانے کونسی مٹی سے ہے خمیر اس کا
کہ لختِ دل کو تیرا رازدار کہتے ہیں

ہماری محفلِ حسرت کی جس سے رونق تھی،
وہ بُجھ گیا ہے چراغِ مزار کہتے ہیں

بساطِ ناز یہ سب کچھ نہیں جو کھو دیتا
ہم اہلِ شوق اُسے بدقمار کہتے ہیں

میرے گناہوں کو اتنا بڑھا نہ اے واعظ
بڑی ہے رحمتِ پروردگار کہتے ہیں

یہ اشک و آہ کے مشاغل اسے مبارک ہوں
ہوا ہے مصلح بھی سینہ فگار کہتے ہیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال

عابدہ مرحومہ

{ عابدہ مرحومہ کا یہ مضمون اُن کی امی جان نے اشاعت کے لئے بھجوایا ہے۔ مصباح کی سرگرم قلمی معاون کی یاد میں اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ) }

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝

انسان بالطبع نمونے کا محتاج ہے۔ اور بغیر نمونے کے وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور نمونہ وہی ہو سکتا ہے جو تمام امور میں کامل ہو۔ اور زندگی کے ہر شعبے میں جس کے افعال قابل تقلید مثال پیش کرتے ہوں۔ پس وہ شخص جس کے متعلق خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وہی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ اب اگر ساری دُنیا کے لئے کوئی کامل نمونہ ہو سکتا ہے تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ کیونکہ آپ پر تمام مخالف و متضاد انسانی حالات آئے اور آپ نے سب میں قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا۔

دُنیا میں وہ کون ہے جس کی زندگی میں رنج و غم، راحت و آلام کے دَور نہیں آتے۔ اور کون ہے جس کو ان سے واسطہ نہیں پڑتا لیکن کتنے ہیں جنہوں نے اِن نازک گھڑیوں میں صبر و استقلال کا کامل نمونہ پیش کیا ہو۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ انسان چاروں طرف سے رنج و غم کی تاریکیوں میں گھرا ہوا ہو اور مایوسی سے اُس کا دل بیٹھا جاتا ہو اور صبر کا پیالہ اُس کے ہاتھوں سے چھٹا جاتا ہو تو اُس وقت اگر کوئی چیز اُس کی رہنمائی کر سکتی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر ذات ہی ہے۔ آپ کی مبارک زندگی اُن تاریکیوں میں بھٹکتی ہوئی رُوحوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری کا ایک ایک حرف پڑھ جائیں تو صاف معلوم ہوگا کہ آسمان کے نیچے شدائد اور مصائب کی کوئی قسم نہ ہوگی جو آپ کی راہ میں حائل نہ ہوئی ہو۔ لیکن آپ کبھی بھی اضطراب و مایوسی کا شکار نہیں ہوئے۔ آپ صبر و **استقلال** کے مجسم پیکر تھے اور بنی نوع انسان کے لئے اُسوہ کامل۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا کہ "یا رسول اللہ! سب سے زیادہ مصیبت کس پر آتی ہے؟" آپ نے فرمایا "پیغمبروں پر اور پھر اسی طرح درجہ بدرجہ لوگوں پر۔" واقعات بھی اِس بات کے شاہد ہیں۔ آپ سردار انبیاء تھے اسلئے اس مقدس گروہ میں سے سب سے زیادہ مصائب و تکالیف کا بار آپ ہی کے مبارک کندھوں پر تھا۔

آپ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے کہ والد نے انتقال کیا۔ دُنیا میں اکثر ایسے یتیم ہونگے جنہوں نے کم و بیش اپنے باپ کی شکل دیکھی ہوگی اور پھر محروم ہو گئے ہوں گے۔ کوئی ایک سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی دو سال اور کوئی کسی وقت اور کوئی کسی وقت۔ مگر دنیا کا سب سے بڑا یتیم جب دنیا میں آیا تو باپ کئی ماہ پہلے وفات ہو چکا تھا۔ اس نے تو ایک دن کے لئے بھی باپ کی محبت نہ پائی۔ اس ثمر نے تو ایک منٹ کے لئے بھی اپنا شجرہ نہ دیکھا۔ آپ ابھی عہد طفولیت ہی میں تھے کہ سر پر سے مہربان ماں کا سایہ بھی ہمیشہ کیلئے اٹھ گیا۔

ماں کے سایہ سے محروم ہو کر دادا کی کفالت میں آئے۔

دادا اس ہونہار پوتے کو اپنے بچوں سے بھی زیادہ چاہتے اور پیار کرتے۔ اور ان کی اس محبت نے اس کی تمام محرومیوں کا احساس کم کر دیا تھا۔ مگر خدا کی قدرت دیکھئے دو برس کے بعد وہ بھی داغ مفارقت دے گئے۔ دادا کے بعد آپ چچا کی آغوش تربیت میں آئے۔

اب آپ جوان تھے اور خدائی فرمان کے مطابق اس کی توحید کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف۔ اور باوجود تنہا اور بے یار و مددگار ہونے کے ایک پاکباز عورت نے آپ کا ہر طرح ساتھ دیا۔ شروع شروع میں آپ کو جس قدر تکالیف پیش آئیں انہیں حضرت خدیجہؓ آپ کی تنہا مونس و غمخوار اور حوصلہ افزائی کرنے والی تھیں۔ مگر دعویٰ نبوت کے چند سال بعد ہی موت نے ان کو بھی آپ سے جدا کر دیا۔ آپ کو اپنے چچا اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آپ نے اس سال کا نام ہی عام الحزن رکھا۔ ان دردناک واقعات پر آپ کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں مگر ان سے ایک لفظ بھی تو ایسا نہیں نکلا جس میں اکی قضاء و قدر کی شکایت ہو۔

والدین اور بیوی کے بعد انسان کو سب سے پیاری اولاد ہوتی ہے۔ آپ کی سب کی سب اولاد سوائے ایک کے کمسنی میں آپ کے سامنے وفات پا گئی لیکن آپ نے ایسے موقعوں پر صبر و استقلال کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

آپ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ آپ کے سامنے فوت ہوئیں۔ تجہیز و تکفین کے لئے آپ خود ہدایات دیتے رہے جنازہ قبر کے سامنے رکھا گیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن زبان خاموش تھی۔

آپ کا ایک نواسہ بیمار ہوا۔ آپ کو اس سے بیحد محبت تھی۔ جب حالت نزع شروع ہوئی تو آپ کی صاحبزادی نے آپ کو بلا بھیجا۔ آپ نے پیغام بھیجا۔ لہٗ ما اخذ ولہٗ ما اعطیٰ وکلٌّ عندہٗ باجل مسمًّی فلتصبر و لتحتسب۔ یعنی "اللہ نے جو لیا وہ اسی کا تھا اور جو دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کا ہر کام مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔ صبر کرو اور اسی سے خیر طلب کرو۔" آپ کی صاحبزادی نے گھبرا کر دوبارہ بلا بھیجا۔ آپ چند آدمیوں کے ساتھ تشریف لے گئے۔ بچے کی آخری حالت تھی اور دم توڑ رہا تھا۔ اسی حالت میں آپ کی گود میں رکھ دیا گیا۔ آپ کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ یہ کیا؟" آپ نے فرمایا "یہ جذبہ محبت ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحمدلوں پر ہی رحم کرتا ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری بچہ (حضرت) ابراہیم تھا۔ آپ کو اس سے بے انتہا محبت تھی۔ ابھی ڈیڑھ دو سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی کہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے اسکو بھی اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس بُلا لیا۔ اس محبوب بچے کی جُدائی سے آپؐ کی آنکھیں پُرنم ہوگئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے کہا۔ "یہ کیا بات ہے؟" آپؐ نے فرمایا "یہ رحمت و شفقت ہے" ان کے دوبارہ عرض کرنے پر آپؐ نے فرمایا۔ انّ العین تدمع والقلوب یحزن ولا نقول الّا ما یرضیٰ ربّنا۔ وانّا لفراقك یا ابراھیم لمحزونون "آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی مرضی ہے اور اے ابراہیم! ہم تیرے فراق سے بہت ہی غمگین ہیں"

ایک دفعہ آپ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اُن کی آخری تکلیف دہ حالت کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپؐ کو روتے دیکھ کر وہ بھی رو پڑے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو اور دل کے غم کو منع نہیں کرتا۔ لیکن (زبان کی طرف اشارہ کر کے بتایا) اِس سے عذاب ہوتا ہے۔

ایک دفعہ آپؐ کہیں تشریف لیجا رہے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا جو بیتابی سے رو رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ "یہ کیوں روتی ہے؟" عرض کیا گیا کہ حضور اِس کا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اُس عورت کے پاس جا کر فرمایا۔ "صبر کر"۔ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانا اور جواب دیا۔ "اے شخص! جس کے دل کو لگے وہی جانتا ہے کہ کتنا دُکھ ہوتا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "میرے تو کئی بچے فوت ہو چکے ہیں"۔ بعد میں جب اُس عورت کو پتہ لگا کہ آپؐ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو دوڑی دوڑی آپؐ کے پاس آئی اور کہا۔ "یا رسول اللہ! مَیں نے آپکو نہیں پہچانا تھا۔ اب صبر کرتی ہوں۔ معاف فرمائیں"۔ آپؐ نے فرمایا "اب کیا صبر۔ صبر تو پہلے کرنا تھا رو دھو کر صبر کرنے سے کیا فائدہ"۔

بعض واقعات آنی ہوتے ہیں اور ایک خاص وقت تک اس کا اثر رہتا ہے اور پھر مِٹ جاتا ہے لیکن مسلسل اور غیر منقطع حوادث اور مصائب کا اس طرح استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنا اور کبھی بھی پیمانۂ صبر لبریز نہ ہونا یقیناً سخت مشکل امر ہے۔

ہجرت سے قبل مکّہ اور طائف کے لوگوں نے آپؐ کو جس قدر تکلیفیں دیں اسکے تصوّر سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ مسلمان کسی طرح تائب نہیں ہوتے تو انہوں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیئے جائیں تب شاید وہ اِس نئے مذہب کے پھیلانے سے باز آ جائیں۔ اُنہوں نے اِس مضمون کا ایک معاہدہ لکھا اور تمام بڑے بڑے رؤسا نے اُس پہ دستخط کر کے کعبہ کی دیوار پہ چسپاں کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام متعلّقین سمیت ایک پہاڑی درہ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اور قریباً تین سال تک بھوک پیاس اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کی۔ کہتے ہیں کہ شعب ابی طالب میں سے بھوکے بچّوں کی چیخ و پکار سے سنگدل سے سنگدل انسان کا دل بھی دہل جاتا تھا۔ سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں۔ ایک دفعہ رات کو بھوک سے میرا بُرا حال ہو رہا تھا کہ اتنے میں کسی گیلی اور تر چیز پر میرا پاؤں پڑا۔ مَیں نے کھجور سمجھ کر اُسے اُٹھایا اور مُنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ڈال کر نگل لیا۔ آج تک مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چیز تھی اور پھر دوسرے موقع پر ایک چمڑے کا سوکھا ٹکڑا پڑا مل گیا تو اسکو اٹھا کو بھون کر کھایا اور تین دن اسی پر بسر کئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہؓ جان سے زیادہ عزیز تھے اور انکی ادنیٰ تکلیف دیکھ کر آپ کا دل بے چین ہو جاتا تھا مگر ان مسلسل واقعات کو دیکھ کر بھی آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی اور آخر تک صبر کا نمونہ دکھایا۔ شعب ابی طالب سے رہائی ملنے پر جلدی ہی آپ کے چچا وفات پا جاتے ہیں تو قریش کو اور بھی کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے اور آپ کو اس قدر ستانا شروع کیا کہ آپ کیلئے تبلیغ کرنا قریباً ناممکن کر دیا۔ آپ یہ دیکھ کر طائف کی طرف بغرض تبلیغ تشریف لے گئے اور دس دن وہاں قیام فرمایا۔ مگر وہاں کے رئیس نے کہا "اگر آپ سچے ہیں تو مجھے آپ سے گفتگو کی مجال نہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو گفتگو لاحاصل"۔ اور پھر اس خیال سے کہ کہیں شہر کے نوجوانوں پر اثر نہ پڑ جائے شہر کے آوارہ لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے برابر تین میل تک آپ کا پیچھا کیا اور آپؐ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ لہولہان ہو گئے۔ آپؐ اس سفر سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک باغ میں پہنچے اور ایک دیوار کے ساتھ تنہا کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور لوگوں کے مظالم اور اپنی کمزوری، ناتوانی اور بے بسی کی شکایت کی اور ان جاہل ظالموں کے حق میں دعائے خیر کی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس سفر میں آپ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور عرض کی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ تا اگر ارشاد ہو تو میں پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر کے ان کا خاتمہ کر دوں۔ مگر ذرا قیاس کیجئے اس حالت میں آپ نے کیا جواب دیا ہوگا۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ خوش ہوتا کہ جاؤ ان ظالموں کو انکے افعال کا اچھی طرح مزہ چکھاؤ تاکہ دوسروں کے لئے بھی عبرت ہو۔ مگر صبر و استقلال کے اس مجسمہ نے جواب دیا "نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ انہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے"۔ اللہ۔ اللہ! کیا ہی وسیع دل اور بلند حوصلہ رکھنے والا وہ وجود تھا جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے۔

یا رب صلّ علیٰ نبیّک دائماً

فی ھٰذہ الدنیا و بعثٍ ثانی

وہ کون شخص ہے جس کو اپنا وطن پیارا نہیں ہوتا۔ انسان اپنے وطن کی خاطر سب کچھ قربان کر دیتا ہے اور اپنے وطن کی ہر چیز اسے محبوب ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "اپنے وطن کا کتا بھی پیارا لگتا ہے"۔ مگر لوگوں نے آپ کو اپنے پیارے وطن سے بھی نکلنے پر مجبور کر دیا۔ جب لوگوں نے اپنی شرارت اور ظلم انتہا کو پہنچا دیا تو خدا تعالیٰ نے آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جانے کا حکم دیا۔ آپؐ حکم الٰہی کی تعمیل پر مجبور تھے۔ جب آپؐ مکہ چھوڑ رہے تھے تو آخری بار اس پر نظر کی اور اسے محبت سے لبریز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا "اے مکہ! تو مجھے دنیا کی ساری جگہوں سے زیادہ پیارا ہے لیکن تیرے شہریوں نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا"۔

یہ وہ آخری فقرہ تھا جو مکہ کو الوداع کہتے وقت میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آقا نے کہا۔ اِس فقرہ کا ایک ایک لفظ اس غم و رنج اور احساس کی ترجمانی کر رہا ہے جو مکہ چھوڑتے وقت آپ کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ آج ساڑھے تیرہ سو سال بعد بھی ہمارے دل اِس فقرہ کو پڑھ کر ہاتھوں سے نکلنے لگتے ہیں۔

مدینہ جو کہ آپ کا دار الہجرت تھا، موسمی بخار کا گھر تھا۔ اور جب شروع شروع میں صحابہ وہاں گئے تو اس کا شکار ہونے لگے۔ بعضوں نے بخار کی تکلیف میں رونا اور چلانا شروع کر دیا۔ اور بعض مکہ کی یاد میں شعر گنگنانے لگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ "خدا کی تقدیر پر خوش ہونا اور اس کے مقررہ فرائض کو آخر تک پہنچانے پر لگ جانا ہی مومن کا کام ہے۔" اس دن کے بعد وہ لوگ جن کا اصل وطن مکہ نہ تھا بلکہ حبشہ، یمن اور یونان وغیرہ مختلف مقامات سے وہاں آکر آباد ہو گئے تھے کبھی کبھار مکہ کی یاد میں آہیں بھر لیتے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا آبائی وطن ہی مکہ تھا وہ مکہ کو یکسر بھلا چکے تھے۔ ان کے سامنے صرف دُنیا کے نجات دلانے کا کام تھا اور وہ اسی کام میں لگ گئے۔ اور اُس وقت تک چین نہ لیا جب تک کہ دُنیا کو شیطان کے پنجے سے نہ چھڑا لیا۔

پس آپ کی زندگی ابتداء سے آخر تک صبر و استقلال کی ایک مجسّم تصویر ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی کے نازک لمحات میں آپ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھے گا، کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے ابدی اور لازوال زندگی کا وارث ہو گا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علےٰ آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

قطعات

مکرم خواجہ اطہر ظہور صاحب اطہر اجنالوی بی۔ اے ایل ایل بی
(گوجرخان)

(۱)

اگر خواہاں سکونِ قلب کے ہو!
تمنائیں عبث دل سے نکالو
بہت نزدیک ہے منزل سکوں کی
قناعت کر چراغِ راہ بنالو

(۲)

سخاوت لُوٹتی ہے ہو کے دو چند
انوکھی ہے جہاں میں یہ تجارت
خدا کی راہ میں نادان انساں
بہادے مثلِ پانی مال و دولت

(۳)

پھر تجھے پایاب بھی آئے گا بے پایاں نظر
گر نہیں ہے ہمّت و عزم و توان و آب و تاب
گر ہیں یہ تو ہیچ ہیں سیلاب و طوفان و بھنور
کچھ نہیں اِن کی حقیقت مثلِ دریائے سُراب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلف صالحات رضی ——(۲)——

امۃ اللہ خورشید

۴- عزیز و اقرباء کی مفارقت پر صبر صحابیاتؓ اس امر کو بخوبی سمجھتی تھیں کہ اولاد اور عزیز و اقرباء اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ اگر وہ اپنی امانت کو واپس لے تو اس پر واویلا کرنے اور شدید گھبراہٹ کا اظہار بے معنی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی حضرت ام سلیمؓ کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت ابو طلحہؓ کا بچہ بیمار تھا۔ اس حالت میں آپؓ کو سفر پر جانا پڑا۔ آپؓ کے بعد بچہ فوت ہو گیا۔ اسی دن آپؓ واپس آگئے اور بچہ کی خیریت کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے فرمایا کہ اب وہ آرام میں ہے۔ ان کا مطلب یہی تھا کہ وہ تکلیف سے نجات پا گیا ہے اور خدا کے پاس چلا گیا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ میاں باہر سے آئے ہیں۔ ان کو اچانک آزردہ خاطر کرنا مناسب نہیں، یہ الفاظ کہہ دیئے۔ میاں نے یہ سمجھا کہ اس کو بخار سے آرام ہو گیا ہے اور صحت ہو گئی ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے رات بسر کی۔ صبح ان کو معلوم ہوا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اس کا ذکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہاری بیوی کے اس شاندار صبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں برکت ڈالے گا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ کے اس کے بعد سات آٹھ بیٹے پیدا ہوئے جو سب کے سب صاحب اولاد تھے۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی والدہ کا نام حضرت اسماءؓ تھا۔ آپؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے یزید کی بیعت کا انکار کیا۔ آپ مکہ میں پناہ گزین ہوئے اور وہیں خلافت کا اعلان کیا اور لوگوں سے بیعت لینا شروع کی۔ دولت بنو امیہ نے حجاج کی سرکردگی میں ایک لشکر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کے لئے مکہ کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر نے مکہ کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت ابن زبیرؓ حضرت اسماءؓ کے پاس آئے۔ وہ بیمار تھیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ جواب دیا۔ بیمار ہوں۔ کہا آدمی کو موت کے بعد آرام ملتا ہے۔ حضرت اسماءؓ نے کہا۔ شاید تم میرا مرنا چاہتے ہو۔ لیکن میں ابھی مرنا پسند نہیں کرتی۔ میری خواہش یہی ہے کہ تم لڑ کر قتل ہو جاؤ اور میں صبر کروں۔ یا تم کامیاب ہو جاؤ اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ ابن زبیرؓ ہنس کر چلے گئے۔ شہادت کا وقت آیا تو دوبارہ ماں کی خدمت میں آئے۔ آپ مسجد میں بیٹھی تھیں۔ صلح کے متعلق مشورہ کیا۔ بولیں بیٹا! قتل کے خوف سے ذلت آمیز صلح بہتر نہیں۔ کیونکہ عزت کے ساتھ تلوار کھانا ذلت کے ساتھ کوڑا کھانے سے بہتر ہے۔ حضرت ابن زبیرؓ نے اس پر عمل کیا اور لڑ کر مردانہ وار شہادت حاصل کی۔ حجاج نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکایا۔ تین دن گذرنے پر حضرت اسماءؓ ایک کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش الٹی لٹکی تھی۔ دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیسا شاندار نمونہ ہے، کتنا عظیم الشان صبر ہے۔ لختِ جگر کی لاش پھانسی پر سامنے لٹک رہی ہے، وہ بھی اُلٹی لیکن ماں ہے کہ ایک آنسو نہیں بہاتی بلکہ اپنے بیٹے کی خدا کی راہ میں قربانی پر فخر کرتی ہے۔

خدا کی راہ میں اپنی جان اور عزیز و اقرباء کی قربانی

اس راہ میں بھی صحابیاتؓ نے صحابہؓ سے کچھ کم جان نثاری کا نمونہ پیش نہیں کیا۔ انہوں نے اللہ کے دین کی قیمت کو سمجھا اور اسکو بلند پایا۔ اسلئے اپنی جان کی قیمت کو اس کے مقابلہ میں معمولی خیال کر کے اس کی راہ میں اس کو خرچ کرنے میں کوئی دریغ نہ کیا۔

(۱) چنانچہ ایران سے ایک جنگ کے موقع پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسلمان پیس ڈالے جائیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے روز مسلمان سخت زک اُٹھا چکے تھے اور ان کے قریباً بیس ہزار آدمی شہید ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کا اس قدر جانی نقصان اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس وقت ایک عورت جس کا نام خنساء تھا اس کے تین چار لڑکے لڑائی میں شریک تھے۔ تین دن کی لڑائی کے بعد جب مسلمانوں کی فتح کے آثار کم تھے کیونکہ مسلمانوں کو پہلی دفعہ ہاتھیوں سے واسطہ پڑا تھا اور وہ انہیں پاؤں میں کچلتے جاتے تھے۔ وہ عورت آئی اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں نے تمہارے باپ دادا کی عزت میں کبھی خیانت نہیں کی اور میں امید کرتی ہوں کہ اس خدمت کے صلہ میں جو میں نے تمہارے آباء و اجداد کی عزت کی حفاظت کرنے میں کی ہے تم آج میری عزت کی حفاظت کرو گے اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگو گے۔ اگر خدا تعالےٰ زندگی دے تو کامیاب ہو کر آؤ ورنہ پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اس شیر دل عورت کے لڑکوں نے بھی اُس دن ایسی ہی جنگ کی کہ سب نے اس کی تعریف کی۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی اس کا اخلاص ایسا پسند آیا کہ اس کے سب بیٹے زندہ واپس آگئے۔

آجکل کی اگر کوئی عورت ہوتی تو اوّل تو وہ اپنے ایک بچہ کو بھی جنگ میں شامل نہ ہونے دیتی۔ اگر بہت ہی مجبور کیا جاتا تو ایک دو کو بھیج دیتی اور باقی اپنے پاس رکھتی۔ اور جسے بھیجتی بھی اُسے یہی نصیحت کرتی کہ بیٹا! دیکھنا بڑھیا ماں کا خیال رکھنا۔ لیکن اس بڑھیا ماں نے اپنی ساری عمر کی متاعِ عزیز اور اپنے بڑھاپے کے سہارے کو کسی خوشی سے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۲) غزوۂ خندق مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ آزمائش اور ابتلا کا وقت تھا۔ مسلمانوں کی فوج بہت تھوڑی تھی اور حفاظت کے لئے جگہ زیادہ تھی۔ ایک خطرناک حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمان عورتوں کو محفوظ کرنے کے لئے ایک قلعہ میں جمع کر دیا۔ ان کی حفاظت کے لئے حضرت حسانؓ شاعر مقرر کر دیئے گئے۔ یہودیوں نے یہ دیکھ کر کہ تمام جمعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مسلمان عورتوں کی حفاظت کے لئے صرف ایک شخص ہے تو انہوں نے کفار کی حمایت میں اس قلعہ پر حملہ کرنا چاہا۔ اور ایک یہودی کو حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت صفیہؓ اسکو بھانپ گئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حسانؓ سے کہا کہ اس کو قتل کر دو ورنہ یہ دوسروں کو جا کر خبر دے دیگا۔ حضرت حسانؓ میں ایک بیماری کی وجہ سے بزدلی پیدا ہو گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس قابل ہوتا تو تمہارے پاس کیوں رہتا۔ صحابہؓ میں جا کر لڑتا۔ حضرت صفیہؓ نے خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر یہودی کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت صفیہؓ چلی آئیں اور حسانؓ سے کہا کہ جاکر اس کا سر کاٹ کر پھینک آؤ۔ انہوں نے اس سے بھی معذوری کا اظہار کیا۔ حضرت صفیہؓ نے خود جا کر اس کا سر کاٹ کر قلعہ سے باہر پھینک دیا۔ یہودیوں نے خیال کیا کہ قلعہ کے اندر عورتوں کی حفاظت کے لئے کافی فوج موجود ہے اسلئے وہ اُس پر حملہ سے باز رہے۔

(۳) حضرت ام حکیم ایک دفعہ سفر میں حالتِ عروسی میں تھیں۔ رومیوں سے جنگ جاری تھی کہ رومی مسلمان عورتوں تک آپہنچے۔ ان کے ایک دن پہلے بننے والے شوہر میدانِ جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے کپڑے سنبھال خیمہ کی چوب ہاتھ میں لیکر رومیوں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ ان کی چوب سے سات رومی ہلاک ہوئے۔ (اصابہ)

(۴) جنگ یرموک میں حضرت ابو سفیانؓ بھی شریک تھے۔ وہ اگرچہ بڑے بہادر تھے، اسلام میں بڑے بڑے کام کر چکے تھے اور بڑے جرنیل تھے لیکن رومیوں کی یورش سے جب اسلامی لشکر پیچھے ہٹا تو حضرت ابو سفیانؓ کو بھی پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس وقت ان کی بیوی ہندہ ہاتھ میں لکڑی لیکر آگے بڑھیں اور اپنے خاوند کے گھوڑے کو مار کر کہنے لگیں تمہیں شرم نہیں آتی، کفر کی حالت میں تو اسلام کا اس قدر مقابلہ کیا اور اب اسلام کی حالت میں پیچھے بھاگتے ہو۔ ابو سفیانؓ کی طبیعت با مذاق تھی، ہندہ نے جس وقت یہ فقرہ کہا تو انہوں نے چیخ کر ساتھیوں کو پکارا اور کہا واپس آؤ! یہ بھاگنے کی موت اس موت سے بدتر ہے جو میدانِ جنگ میں آئے۔ چنانچہ مسلمان پھر آگے بڑھے اور میدان مار لیا۔ اس موقع پر نصف گھنٹہ تک عورتیں خود لڑتی رہیں۔ جو کچھ جس کے ہاتھ میں آیا ہاتھ میں لیکر دشمن پر وار کیا۔

اس جنگ میں اسماءؓ بنت یزید کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے خیمہ کی چوب سے نو رومیوں کو مار ڈالا۔

۶۔ انفاق فی سبیل اللہ

(۱) جب خدا کی راہ میں مال کی قربانی کا سوال پیش آیا تو صحابیاتؓ نے اسمیں بھی عدیم المثال قربانی کا ثبوت دیا۔ اپنی عزیز سے عزیز متاع کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کیا۔ زیور عورتوں کو اپنی مالی متاع میں سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ لیکن صحابیاتؓ کو خدا کی مرضی ان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہؓ اپنی لڑکی کے ساتھ حاضر ہوئیں جس کے ہاتھ میں سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے جو بہت وزنی تھے۔ آپ نے کنگن دیکھ کر فرمایا۔ کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ بولیں نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ خدا تعالےٰ قیامت کے دن تمھیں اس کے بدلہ میں آگ کے کنگن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنائے۔ انہوں نے فوراً وہ کنگن اُتار کر آپؐ کے سامنے ڈال دیئے اور کہا لیجئے یہ خدا اور اس کے رسول کے ہیں۔ (ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ما ھو و زکوٰۃ الحلی)

(۲) صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ عید کی نماز پڑھانے اور خطبہ دینے کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور اس وعظ میں آپؐ نے چندہ کی تحریک فرمائی۔ آپ کی تحریک پر تمام عورتوں نے اس گرمجوشی سے لبیک کہا کہ اپنے زیور اُتار کر چندہ میں دیدیئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس وقت اس قدر زیور اکٹھے ہوئے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی اُن سے بھر گئی۔

۷۔ صدقہ و خیرات صحابیاتؓ جہاں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتیں اور خدا کی راہ میں بوقتِ ضرورت بڑھ چڑھ کر چندہ دیتیں وہاں صدقہ و خیرات میں بھی انہوں نے بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکے نزدیک اللہ اور اسکے رسولؐ کی رضا کے حصول کی خاطر مال و منال کی قدر و قیمت مٹی کے برابر تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی بہت سے غرباء کی پرورش کرتیں۔ آپ کی زندگی میں آپؓ نے ایک لونڈی سینکڑوں روپیہ میں خرید کر آزاد کر دی۔ آپؐ کی وفات کے بعد تو آپؓ کی خیرات کا یہ عالم تھا کہ مال آپؓ کے پاس ٹھہرتا نہیں پاتا تھا۔ حتیٰ کہ آپؓ کے بھانجے عبد اللہ بن زبیرؓ نے ایک دفعہ کہا کہ حضرت عائشہؓ کو اِس بے دریغ خیرات سے روکنا چاہیئے۔ آپؓ کو جب اِس کا علم ہوا تو آپؓ ان سے سخت ناراض ہوگئیں اور قسم کھائی کہ اگر میں عبد اللہ سے کلام کروں تو صدقہ دوں۔ چنانچہ عرصہ تک آپؓ نے اُن سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ اس کے بعد صحابہؓ نے مصالحت کروا دی۔ اس کے عوض حضرت عائشہؓ قسم کے فدیہ کے طور پر برابر غلام آزاد کرتی رہیں۔ حتیٰ کہ چالیس غلام آزاد کر دیئے۔ (بخاری)

(۲) ایک بار ایک صحابی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؓ نے اُن سے پوچھا تمہارے کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ اگر میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں تم کو دیدیتی۔ حسنِ اتفاق سے شام ہی کو حضرت معاویہؓ کی طرف سے ان کے پاس مال آگیا۔ آپؓ نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کسقدر جلد پوری کر دی ہے۔ آپؓ نے اُس مال میں سے دس ہزار درہم اُس صحابی کے پاس بھجوا دیئے جس سے اُس نے ایک لونڈی خریدی اور اس سے بہت سے بچے پیدا ہوئے۔ (طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت محمد بن منکدر)

(۳) اسی طرح حضرت اسماءؓ نے ایک لونڈی فروخت کی۔ اس کی قیمت اُن کے پاس تھی۔ ان کے میاں حضرت زبیرؓ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ یہ رقم مجھے دیدو تاکہ میں اس کو اپنی ضروریات میں لا سکوں۔ آپؓ نے انہیں جواب دیا کہ یہ رقم تو میں خدا کی راہ میں صدقہ کر چکی ہوں۔ (مسلم کتاب الآداب باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ ....)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) حضرت ام شریکؓ نہایت دولت مند اور نہایت فیاض صحابیہ تھیں۔ ان کا گھر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مہمانخانہ بنا رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہر سے جو مہمان آتے تھے وہ اکثر ان کے پاس ہی ٹھہرتے تھے۔ (نسائی کتاب النکاح باب الخلیۃ فی النکاح)

۸۔ راستبازی و حق گوئی

بعض دفعہ دُنیا کا لالچ اور جان کا خوف، اولاد کی محبت اور فقر و فاقہ انسان کو راستبازی سے ہٹا دیتا ہے۔ لیکن صحابیات کڑے سے کڑے وقت میں جادۂ صواب سے بھٹکنے نہ پائیں اور اُن کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ حجاج نے جب مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو سُولی پر لٹکایا ہے تو آپؓ کی والدہ حضرت اسماءؓ وہیں تھیں۔ حجاج نے انہیں بُلوا بھیجا۔ حضرت اسماءؓ نے انکار کیا۔ اُس نے پھر آدمی بھیجا اور کہا کہ اُنہیں جا کر کہہ دو، اگر خیریت ہے تو آ جائیں ورنہ بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لایا جائے گا۔ حضرت اسماءؓ نے اس پر بھی یہی جواب دیا کہ میں نہیں آ سکتی۔ چنانچہ حجاج خود آپؓ کے پاس آیا اور کہا "دیکھا میں نے دشمنِ خدا (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ) کے ساتھ کیا سلوک کیا؟" حضرت اسماءؓ نے نہایت جرأت مندانہ جواب دیا کہ "تُو نے ان کی دُنیا بگاڑی اور اس نے تیری عاقبت خراب کی..... میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم پیدا ہوگا۔ کذاب تو میں دیکھ چکی ہوں۔ ظالم تُو ہے۔"

آپ دیکھیں کہ اتنا بڑا جابر اور ظالم شخص گفتگو کر رہا ہے۔ وہ شخص جس کی تلوار نے لاکھوں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اُتارا، وہ... جس کی ایک تیوری چڑھ جانے کی قیمت کسی کی جان لینے سے زیادہ تھی، لیکن حضرت اسماءؓ ہیں کہ جان جائے تو جائے لیکن حق کو نہیں چھپاتیں۔

(۲) اسی طرح سوتوں کی چپقلش کا حال کسے معلوم نہیں۔ یہی حالت بتقاضائے بشریت ازواج مطہرات میں بھی تھی۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ اپنی خداداد فراست اور عقل، کامل خلوص اور دینداری کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی تھیں۔ حضورؐ کی توجہ اور التفات کے حصول میں حضرت زینبؓ ہمیشہ آپؓ کی مدمقابل رہتیں۔ لیکن اِفک کے واقعہ میں حضرت زینبؓ نے جس راستبازی اور صداقت بیانی کا ثبوت دیا ہے وہ اُن کی باطنی پاکیزگی کو پُوری طرح عیاں کئے دیتا ہے۔ جنگ مصطلق سے واپسی کے بعد منافقین نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگایا۔ جب اس الزام کا زیادہ چرچا ہُوا تو ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے متعلق جہاں کئی ایک رشتہ داروں سے مشورہ کیا وہاں حضرت زینبؓ سے بھی مشورہ کیا۔ ایک سوت کے لئے سوت کو گرانے اور خاوند کی توجہ حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ بہتر اور کونسا موقع آ سکتا تھا لیکن انہوں نے اس وقت یہی کہا کہ "یا رسول اللہ میں نے تو عائشہؓ میں کوئی بُرائی نہیں دیکھی۔" +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ــــــ!

محترمہ امۃ الحفیظ شمیم صاحبہ

یاد ایامِ سلف نے پھر مجھے تڑپا دیا! اُف! کلیجے کو مسوسا! آہ دل برما دیا
تھی تصور کے نہاں خانے میں مَیں بیٹھی ہوئی یک بیک ماضی کے نقشے نے مجھے چونکا دیا
جب جہانِ زیست تھا صد افتخار اپنے لئے ارتقائے رُوح کو معراج پہ پہنچا دیا
جب مقدر روزِ روشن کی طرح تھا رستخیز ولولوں کو کامرانی نے تھا جب گرما دیا
جب نئے ارماں مچلتے تھے نئے انداز سے جب تخیّل عرش کے اس پار تھا پہنچا دیا
گویا تھیں کوثر و تسنیم کی نہریں رواں چشمۂ علم و ہُنر تھا اس طرح پھیلا دیا
جنّت الفردوس کی بھی نکہتیں قرباں تھیں گلشنِ عالم کو تھا کچھ اس طرح مہکا دیا
تھی ترنّم ریز جُوئے صدق کی آبِ رواں نغمۂ انسانیت انساں کو جب سکھلا دیا
خلق بھولی پھرتی تھی خالق کو جب منزل سے دُور خالق و مخلوق میں پھر رابطہ بڑھوا دیا
تھے زبس بیگانہ انساں زندگی کے راز سے ہم نے ان بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھلا دیا
محو کر کے گرم بازاری جفا و جور کی! درس پھر "لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ" کا پڑھوا دیا
تھی جہاں سرمایہ داری کی ستم گاری وہاں! خادم و مخدوم کو "بھائی" باہم بنوا دیا
سُنتے ہی یہ "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" کاہلی کو پائے ہمت و چاک نے دفنا دیا
امتیازِ رنگ و بُو کی اُلجھنوں کو توڑ کر پھر مساواتی عَلَم اونچا بہت لہرا دیا
بیکس و درماندہ و مایوس و حیرت بار کا مژدۂ "لَا تَقْنَطُوْا" سے حوصلہ بڑھا دیا
اس طرح رگ رگ میں تھا عشقِ الٰہی موجزن آ کے جس نے یک قلم نقشِ دوئی مٹوا دیا
الغرض! دل کھینچ لیتی تھی ادائے باوقار خُوگرِ ضبط و تحمّل نے جہاں بدلا دیا

. . . .

آج اوصافِ حمیدہ وہ نظر آتے نہیں! انقلابِ دہر! تُو نے کیا ستم یہ ڈھا دیا
پھر اُلٹ دے ورق اُس رنگین صبح و شام کے
اے خدا! اب پھیر دے دن گردشِ ایام کے آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈ کوسٹ کا سونا اور معاشرت

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب
(وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ)-

ہم جغرافیہ میں ہندوستان کو سونے کی چڑیا پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ عام بات تھی کہ کبھی ہمیں سونے کی چڑیا کو حقیقت پر محمول کرنے کا خیال تک نہ پیدا ہوا۔ البتہ نقشہ میں ہندوستان کی شکل شیر کی سی دکھائی دیتی تھی۔ اسی طرح جب کبھی گولڈ کوسٹ کا نام سنا ہم نے یہی خیال کیا کہ یہ کوئی تشبیہ ہے حقیقت تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ ہے لیکن یہاں کی کوکو کے باغات اور اس کی نقل و حمل کی بڑھتی ہوئی رفتار اور چاندی ہیرے اور سونے کی کانیں دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تشبیہ ایک حقیقت بن گئی ہے۔

گولڈ کوسٹ کے لوگ اگرچہ بظاہر سونے میں کھیلتے ہوئے نہیں دکھائی دیتے لیکن کاغذ کے ایسے بے شمار پُرزوں میں ضرور دبے ہوئے ہیں کہ ان میں سے ہر پُرزے کے دام پاکستان کے نو روپے چار آنے کے سونے کے برابر ہیں۔ یہاں کی دولت کا اندازہ مجھ کو اُس وقت ہوا جبکہ میں نے کچھ رقم بطور صدقہ دینا چاہی تو اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے کہ کسی نادار کو اپنی آنکھ سے خرچ کرتے ہوئے دیکھوں تاکہ اطمینان ہو کہ کسی کی تکلیف رفع ہونے میں ہی میری رقم خرچ ہوئی ہے۔ دُور دُور پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں کوئی شخص ایسا غریب نہیں کہ جس کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہ ہو۔ یا کپڑے کی تنگی محسوس ہو۔ البتہ کماسی کی مسلم آبادی میں جو زیادہ تر سوڈانی علاقے سے آئے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے پتہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر شخص امداد کا محتاج ہے۔

سونے کی کان کا سفر

جیسا کہ میں اشارہ کر چکی ہیں کہ یہاں کی مضبوطی کی وجہ یہاں کی قدرتی دولت ہے۔ یہاں نہ صرف دُنیا کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ کوکو پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ تین سونے کی کانیں اور ہیرے جواہرات کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ کانیں ایسی چھوٹی اور معمولی نہیں کہ وہ کسی گنتی میں شمار نہ کی جائیں۔ بلکہ وہ زمین سونا اُگلنے والی زمین ہے۔ ان میں سے ایک کان کو مجھے بھی دیکھنے کا موقع ملا جو مقام ابواسی (OBUASI) پر واقع ہے۔ ہم کالج فنڈ کی وصولی کے سلسلے میں مکرم برادرم جناب بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج اشانٹی سیکشن کے ہمراہ ۱۶۱۰ ؍ نومبر بروز جمعہ صبح کماسی سے بذریعہ ریل روانہ ہوئے۔ یہاں مشنریوں کو نصف رعایت پر ٹکٹ ملتا ہے۔ ہم دو گھنٹے میں ابواسی پہنچ گئے۔

ابواسی کی مسجد

ابھی ریل پلیٹ فارم پر کھڑی نہ ہوئی تھی کہ چاروں طرف سے گھرے ہوئے سرسبز پہاڑی ٹیلوں کے درمیان ایک میدان میں ایک چھوٹی سی ہلکے نیلے رنگ کی مسجد دکھائی دی۔ دیکھ کر آنکھوں کو تراوت پہنچی۔ اس کا گنبد عباسی اور مغلیہ طرز تعمیر کا امتزاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے ہوئے ہے۔ اس کا خالص عباسی طریق کا منارہ نہ صرف عباسی عروج کی یاد کو تازہ کرتا ہے بلکہ مسلمانوں کے حال کے جمود پر ایک تازیانۂ عبرت ہے۔ کیونکہ یہ مسجد خدائے واحد کے آگے سر نیاز تسلیم کرنے والوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا نتیجہ نہیں بلکہ الواسی کی کان کی مشرک انگریز کمپنی نے اپنے مسلمان ملازمین کے لئے جن کی مزدوروں میں سب سے زیادہ تعداد ہے یہ مسجد تعمیر کر کے دی ہے کہ تثلیث کے خلاف ایک خدا کی پرستش کی جائے۔

یہاں ضمنی طور پر مسلمانوں کے تعطل سے متعلق ایک اور عبرتناک واقعہ لکھنا چاہتی ہوں۔ یہ مسجد پچھلے سال بنی تھی۔ انگلستان سے کمپنی کے جنرل مینجر اسکے افتتاح کیلئے آئے۔ مسجد کی حفاظت کے لئے دو مسلمان گروہوں میں فساد ہو گیا۔ زبرما کہتے کہ چابی کا حق ان کو ہے۔ وانگرا اپنے کو مستحق سمجھتے۔ خیر ایک مشرک کے ہاتھوں مسجد کا افتتاح ہو کر خدائے احد کے آگے بغیر ایک سجدہ کئے مسجد ایک ماہ کے لئے بند پڑی رہی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ آخر ایک گروہ کو چابی دے دی گئی۔ اب سب اس میں نماز پڑھتے ہیں لیکن الگ الگ جماعتیں ہوتی ہیں۔ وانگرا الگ جمعہ کرتے ہیں اور زبرما اس کے بعد۔ یہ اسلامی فرقے نہیں بلکہ گویا دو قبیلے ہیں جو زمانۂ جاہلیت کی یاد دلاتے ہیں۔

احمدیہ مسجد اس کے یہ معنے نہیں کہ یہی مسجد زیب و زینت میں واحد و یگانہ ہے بلکہ ہماری سالٹ پانڈ کی زیر تعمیر مسجد اپنی ادھوری حالت میں بھی دیکھنے والوں کی نظروں کو خیرہ و ششدر بنا دیتی ہے اور انگریز اور دوسرے یورپین اس کے عربی کتبوں سے متاثر ہو کر اپنی کاروں سے نکل کر اس کو دیکھنے کے لئے اندر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے کاش یہ مسجد کسی پہاڑی پر ہوتی۔ ان دنیا پرستوں کو کیا معلوم کہ پہاڑی پر پانچ وقت نماز پڑھنے کون چڑھے گا۔ یہ خالص ہندوستانی اسلامی طرز تعمیر کا نمونہ ہے جس نے مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر مشن گولڈ کوسٹ کو اسلامی عالم اور صوفی مزاج ہوتے ہوئے انجنیئر بنا دیا ہے۔

اب سیرین عرب (شامی) جو ایک صدی سے یہاں کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں فخریہ انداز میں اپنے حلقوں میں اس مسجد کا ذکر کرتے ہیں۔ لاکھوں پونڈ نفع کمانے کے بعد بھی ایک چھوٹی سی بے زر و بے پر جماعت کے اس حیرت انگیز کام کو دیکھ کر ان عربوں کو گریبان میں منہ ڈالنا چاہیئے جو سینکڑوں برس اسلام کی آغوش میں پرورش پاتے رہے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

سونے کی کان میں یہ تو سخن گسترانہ بات آگئی۔ میں کہہ رہی تھی کہ ہم الواسی پہنچے وہاں سے اسی وقت کاروں میں تسلیمان گاؤں گئے۔ جناب مکرم برادرم بشارت احمد بشیر صاحب نے مختصر مگر مؤثر خطبہ جمعہ پڑھا۔ جلسہ ہوا۔ کالج کے لئے سو پونڈ کیش نادار لیکن مخلص احمدیوں نے جمع کئے۔ وہاں سے شام کو الواسی واپس آگئے۔ دوسرے دن مولوی صاحب مکرم ڈنکوا جلسہ کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلے گئے۔ ہم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ساتھ سونے کی کان دیکھنے گئے۔

یہ کئی میل میں پھیلا ہوا علاقہ ہے۔ کانوں سے سونے کی مٹی نکال کر دوسری جگہ معلق تاروں کے ذریعے لوہے کے ڈبوں میں صفائی کیلئے بھیجی جاتی ہے۔ کمپنی کے انتظامی امور اور انجینئرنگ محکموں سے گذر کر ہم اصل کان پر پہنچے۔ یہاں پندرہ ہزار فٹ کی گہرائی سے سونا نکالا جاتا ہے۔ جس کی زمین دوز چونتیس منزلیں ہیں۔ ساری منزلوں میں بیک وقت سات سو آدمی کام کرتے ہیں۔ یہ مٹی نکالنے کا کام ساتوں دن چوبیس گھنٹے جاری رہتا ہے۔ انگریز نگران بھی زمین کے اندر مزدوروں کا سا لباس پہن کر کام کرتے ہیں۔ انتہائی گہرائی میں پانی ہے ہمارے سامنے سے ایک گروہ اندر سے باہر نکلا۔ ہر شخص کے ہاتھ میں لیمپ تھا اور برساتی کی طرح کا لباس پانی میں سرابور دیکھنے میں سونے کی مٹی کوئلے کی طرح ہوتی ہے لیکن ایک لوہار کی بھٹی کا ایندھن بننے کے کام آتی ہے تو دوسری بادشاہوں کے سر کی زینت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ آنکھیں جو دنیادی اور دینی اعتبار سے سنگریزوں میں سے سونے کے ذروں کو پہچان لیں۔ وائے حسرتا اُن آنکھوں پر جو بینائی ہوتے ہوئے بھی مادی اور روحانی اعتبار سے کوئلوں پر قناعت کریں۔

اس قسم کے چھوٹے بڑے دفینے ابواسی میں تین ہیں جن میں سے ایک کا میں نے نقشہ کھینچا ہے۔ ملازمین کے لئے ایک ہسپتال کا انتظام ہے جو کہ حکومت کے ہسپتالوں سے کسی صورت میں کم نہیں۔ وہاں میں نے انگریز افسروں اور افریقن ماتحتوں میں دوسری جگہوں سے زیادہ میل جول دیکھا لیکن اس میل جول میں محبت اور اُنس کا شائبہ بھی نہ تھا۔ بلکہ ایک متکبر مالدار کا سنگریزوں سے اٹکھیلیاں کرنے کا زندہ مظاہرہ تھا۔ میں اپنے مضمون کو لمبا کرنا نہیں چاہتی صرف یہاں کی سونے کی پیداوار پر تبصرہ میرا مقصد ہے۔ ایسی کانیں کانگو اور مسلم علاقے شمالی گولڈ کوسٹ میں واقع ہیں۔

اعداد و شمار ان کمپنیوں کا باقاعدہ کام پچاس سال قبل شروع ہوا جہاں سے ایک ٹن مٹی سے تین پینی ویٹ سونا نکلتا ہے۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں کمپنی کا لگایا ہوا سرمایہ ایک کروڑ ناسی لاکھ اٹھاسی ہزار سات سو اکیس پونڈ تھا۔ سونے پر سالیا برآمدہ ڈیوٹی پندرہ لاکھ پونڈ ہوئی۔ جو گولڈ کوسٹ کی تمام برآمدہ ڈیوٹی کا دسواں حصہ ہے۔ ۱۹۵۰ء میں سات سو ترپن یورپین اور اٹھائیس ہزار نو سو بیس افریقن کام پر متعین تھے افریقن ملازمین کی تعداد گولڈ کوسٹ کے سارے کمانے والے افراد کا دسواں حصہ ہے۔ اور ہر چالیس افریقن ملازمین کے مقابلے پر ایک انگریز ملازم ہے۔ کانوں کے ملازمین کی تنخواہوں پر انیس لاکھ اٹھانوے ہزار نو سو بیس پونڈ ادا کئے گئے۔ کمپنی افریقن ملازمین کے ساتھ بقول گورنمنٹ آزادانہ سلوک کرتی ہے اور یورپین ملازمین کے اپنے وطن کو آنے جانے کے اخراجات کو کم کرنے کیلئے افریقن ملازمین کو زیادہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ صرف افریقنوں کی بے وفائی اُنکی ترقی کے رستہ میں حائل ہے۔ اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو دل سے یہی صدا آتی ہے کہ اے کاش ان افریقنوں کو ہوش ہو اور اپنی دولت سے خود فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ سنہ ۱۹۳۱ء سے سنہ ۱۹۳۹ء کے عرصہ میں کانوں نے حیرت انگیز ترقی کی اور یہ ترقی آٹھ لاکھ اونس سونے کی سالانہ پیداوار کی شکل میں نمودار ہوئی یعنی چھ سو پچیس من سونا سالانہ نکالا جاتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے کی قیمت

پونڈ کی قیمت بڑھ جانیسے سونے کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہوا جو ایک سو بہتر شلنگ تین پنس سے دو سو چوراسی شلنگ فی اونس ہو گئی۔ یعنی چودہ پونڈ چار شلنگ فی اونس۔ یا پاکستانی اکیسو تیس روپے ڈھائی تولے کے حساب سے سونا بکتا ہے۔ ایک تولے کی قیمت باون روپے ہوئی۔ مَیں نے جب پاکستان چھوڑا تھا اُسوقت وہاں سونے کی قیمت سو روپے فی تولہ تھی۔ یہاں کے بازار کی قیمت کا صحیح علم مجھے نہیں ہو سکا لیکن یہ یقین ہے کہ ساٹھ روپے سے زیادہ نہ ہوگی۔ البتہ گھڑا ہوا سونا اس سے زیادہ ضرور ہے۔ قیمت کے اس غیر معمولی اضافہ پر تنخواہوں کے بارے میں یہاں کے ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے اور حکومت کا خیال ہے کہ اگر کمپنی نے اس طرف توجہ نہ دی اور تنخواہیں نہ بڑھائیں تو نہ صرف ملازمین بد دل ہونگے بلکہ کمپنی کی پیداوار اور نفع میں زبردست کمی واقع ہو جائیگی۔ لیکن اس کا خدشہ کم ہو گیا ہے۔ کیونکہ پچھلے سال سے نئے دستور کے مطابق معدنیات کے وزیر مسٹر ہیفرڈ Mr. Casley Hayford مقرر ہو گئے ہیں۔ جو عوام کے نمائندہ اور قابل سیاست دان ہیں۔ اسلئے اب افریقیوں کو اپنے حقوق کے لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

سونے کا استعمال

یہ حیرت کی بات ہے کہ جیسے یہاں سونے کی کانیں ہیں ویسے استعمال میں سونے کی چیزوں کی کثرت نہیں۔ اشانٹی کے بادشاہ کو نانا اتمفو اشانٹی کہتے ہیں۔ (یعنی عالی جاہ مہابلی اشانٹی کا بادشاہ) اس کا اسٹول سونے کا ہے جس کو بہت ہی کم لوگوں نے دیکھا ہے۔ وہ یادگار کے طور پر بند کمرے میں محفوظ ہے۔ عوام اس کو آسمان سے اُترا ہوا بتاتے ہیں۔ بہرحال اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پرانے وقتوں میں بھی چاہے کانیں نہ ہوں پھر بھی ساحل سمندر کے ریت اور دریاؤں کی مٹی میں سونے کے ذرّات موجود تھے۔ چیفوں اور بادشاہوں کے درباریوں کے آگے آگے جو ڈنڈا لے کر چلتے ہیں اُن کے ڈنڈوں پر بھی سونے کے پترے یا سونے کا پانی چڑھا ہوتا ہے۔ مرد بعض اوقات سونے کی زنجیر پہنتے ہیں۔ عورتیں زیادہ تر بُندے یا ٹوپس پہنتی ہیں۔ سونا پہننے کی خاطر پیدا ہوتے ہی کان چھید لیتی ہیں۔ یہ عام رواج ہے۔

ہماری جماعت کی ساری عورتیں میری چھ ماہ کی بچی راشدہ کے کان چھیدنے کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔ گلے میں نیکلس تو دیکھنے میں نہیں آتا کوکٹ خوب پہنتی ہیں۔ موٹے اور بھدّے قسم کے بُندوں اور لاکٹوں میں بھی خوبصورتی اور عجیب و غریب کٹاؤ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لاکٹ میں ہاتھی کی شکل کا رواج ہے جو یہاں کا خاص نشان ہے! ور بُندے مچھلی، گرگٹ یا چھپکلی کی شکل کے بھی بناتے ہیں۔ کیونکہ گرگٹ یہاں کا عام جانور ہے جو گھروں میں چوہوں کی طرح کثرت سے پایا جاتا ہے اور مچھلی یہاں کی خوراک کا جزوِ اعظم ہے۔ سونے میں سادہ کاری یا نگینوں کا استعمال بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔

اگر صحت نے وفا کی تو انشاء اللہ عنقریب یہاں کے زرعی سونے یعنی گولا کے متعلق اپنی پاکستانی بہنوں اور قارئین کو معلومات بہم پہنچاؤنگی جسکی بنی ہوئی چاکلیٹ کے مزے نے اس جدید زمانہ میں ہر چھوٹے بڑے کو متوالا بنا لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء

لجنہ اماء اللہ کے چندہ کی ماہ دسمبر کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ اس ماہ صرف ۴۸ لجنات نے چندہ دیا ہے۔ حالانکہ یہ ضروری چندہ ہے اور ہر ماہ ہر عورت سے وصول کر کے بھجوانا چاہیئے۔ تمام لجنات سے درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی ہر عورت سے چندہ لیا کریں اور ہر اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۱	تخت ہزارہ	۵-۰-۰	۱۸	قصور	۹-۶-۰
۲	ناصر آباد اسٹیٹ	۱۸-۶-۰	۱۹	احمد نگر	۲-۰-۰
۳	بہلولپور چک ۱۲۷ ج ب	۲-۸-۰	۲۰	مالیر کینٹ کراچی	۱۱-۰-۰
۴	چک ۴۶ ج ب شمالی	۱۱-۰-۰	۲۱	کوٹ احمدیہ۔ سندھ	۱۲-۰-۰
۵	منڈی بہاء الدین	۳۰-۰-۰	۲۲	ظفر آباد اسٹیٹ۔ سندھ	۴-۱۵-۶
۶	مردان	۲۰-۰-۰	۲۳	کالا کیمپ۔ ضلع جہلم	۴-۱۲-۰
۷	قادر آباد	۳-۰-۰	۲۴	چک ۵۶۵ ج ب	۲۲-۰-۰
۸	چنیوٹ	۱۲-۳-۰	۲۵	سمندری	۷-۸-۰
۹	بشیر آباد اسٹیٹ	۱۰-۰-۰	۲۶	کھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ	۵-۸-۰
۱۰	راولپنڈی	۲۷-۳-۰	۲۷	چک ۳۷ ج	۶۰-۰-۰
۱۱	کوپن گم گیا ہے جس لجنہ اماء اللہ کا		۲۸	گنگاپور	۲۷-۰-۰
	یہ چندہ ہو براہ مہربانی مطلع فرما کر	۱۷-۱۰-۰	۲۹	دنیاپور	۳۹-۴-۰
	ممنون فرمائیں۔		۳۰	ننکانہ صاحب	۵-۱۴-۰
۱۲	خوشاب	۶-۴-۰	۳۱	شیخوپورہ	۲۰-۰-۰
۱۳	لاہور چھاؤنی	۱۰-۱-۰	۳۲	گوجرہ	۸۶-۱۰-۳
۱۴	کراچی	۳۹-۹-۶	۳۳	لوہان	۱۰-۰-۰
۱۵	چک ۶/۱۱	۰-۱۳-۰	۳۴	گھسیٹ پور	۱۴-۸-۰
۱۶	منٹگمری	۵-۲-۰	۳۵	بھبول	۷-۰-۰
۱۷	اکھڑہ ضلع گجرات	۹-۰-۰	۳۶	شادیوال	۱۲-۰-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۳۷	چک ۹۶ گ ب	۵-۰-۰	۴۳	تلونڈی راہ والی	۲۵-۸-۰
۳۸	چک ۲۹۷ گ ب	۱۲-۰-۰	۴۴	کھتووالی چک ۲۱۲	۴۰-۰-۰
۳۹	ظفرآباد اسٹیٹ سندھ	۱۵-۰-۰	۴۵	سکھر	۲-۴-۰
۴۰	مانگا چانگریاں	۷-۱۲-۰	۴۶	محمد آباد اسٹیٹ۔ سندھ	۵۸-۱۰-۰
۴۱	پسرور	۱۱-۰-۰	۴۷	تلونڈی کھجور والی	۸-۱۰-۰
۴۲	گھسیٹ پور	۲۰-۰-۰	۴۸	ربوہ محلہ ص	۲-۸-۰

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بابت ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء

لجنہ اماء اللہ کی جو شوریٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر منعقد ہوئی تھی اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ماہ چندہ لجنہ و تعمیر دفتر کی رپورٹ مصباح میں شائع کر دی جائے۔ اسلئے ماہ دسمبر کی چندہ لجنہ اماء اللہ اور چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔ اگر کسی لجنہ اماء اللہ کا نام اس فہرست میں نہ آیا ہو اور انہوں نے چندہ بھجوایا ہو تو براہ مہربانی وہ چندہ کی رقم اور بھجوانے کی تاریخ سے مطلع فرمائیں!

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۱	کراچی	۴۰-۰-۰	۱۲	چک ۵۶۵	۴۰-۰-۰
۲	قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ	۲۷-۰-۰	۱۳	مس بیگ۔ کوہ مری	۲۵-۰-۰
۳	میرانپور ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰	۱۴	خورشید اسماعیل صاحب	۲۵-۰-۰
۴	سرگودھا	۴۱-۸-۰	۱۵	سمندری	۱۶-۸-۰
۵	گوالمنڈی لاہور	۱۰۰-۰-۰	۱۶	کھاریاں	۵-۸-۰
۶	احمد نگر	۱-۰-۰	۱۷	جڑانوالہ	۵-۰-۰
۷	مالیر کینٹ کراچی	۱۳-۸-۰	۱۸	شیخوپورہ	۳۷-۰-۰
۸	عارف والا ضلع منٹگمری	۳۵-۸-۰	۱۹	گوجرہ	۳۰-۰-۰
۹	نصرت آباد اسٹیٹ۔ سندھ	۱۰-۰-۰	۲۰	لوہان	۲۵-۰-۰
۱۰	بھاکا بھٹیاں	۱۰-۰-۰	۲۱	نگھیانہ	۹-۰-۰
۱۱	لاہور	۲۰۰-۰-۰	۲۲	سدوکی ضلع گجرات	۵-۰-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۲۳	مسعودہ بیگم	۵۰—۰—۰	۳۳	راولپنڈی	۲۰—۰—۰
۲۴	مانگا پانگریاں	۳۳—۴—۰	۳۴	کنری۔ سندھ	۳۵—۸—۰
۲۵	مانگٹ اونچے	۲۵—۰—۰	۳۵	خوشاب	۱۶—۰—۰
۲۶	گولیکی	۵—۰—۰	۳۶	ننکانہ صاحب	۹—۱۳—۰
۲۷	شورکوٹ	۱۶—۸—۰	۳۷	دنیاپور	۳۹—۴—۰
۲۸	سکھر	۸—۰—۰	۳۸	گنگا پور	۲۷—۰—۰
۲۹	نسووالی سوہل	۶—۰—۰	۳۹	چک ۳۷ ج ب	۶۰—۰—۰
۳۰	کتھووالی	۱۵—۰—۰	۴۰	معراج بیگم صاحبہ جڑانوالہ	۵—۰—۰
۳۱	مردان	۱۴—۰—۰	۴۱	بھیرہ	۲۰—۰—۰
۳۲	جیکب آباد۔ سندھ	۱۰—۰—۰	۴۲	ربوہ محلہ ص	۱—۴—۰

کولبرٹ ایمبرائڈری

حسن آراء صاحبہ بٹ گوجرخان

اس کڑھت کیلئے موٹے تاروں والا ملائم کپڑا استعمال کرنا چاہیئے۔ نوآموز کو یہ کام دوسوتی پر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کام تار بن کر بنایا جاتا ہے۔ جب ہاتھ صاف ہو جائے تو پھر یہ کام لٹھے اور ریشمی کپڑے پر بھی ہو سکتا ہے۔ صفائی اور احتیاط کی بے حد ضرورت ہے۔ ورنہ کام بے ڈھنگا دکھائی دیگا۔ پھول اور پتیوں کی چین اسٹچ سے حد بندی کرنے کے بعد بیک گراؤنڈ تیار کریں۔ بیک گراؤنڈ مختلف قسم کے ٹانکوں سے تیار کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے ماہ اپریل ۱۹۵۱ء کے مصباح میں السیس ورک کا نمونہ دیا تھا۔ اس میں بیک گراؤنڈ کراس اسٹچ سے بنائی گئی ہے۔ لیکن اس خاکہ میں تین سیدھے ٹانکے ہیں۔ یہ ٹانکے ۳ مختلف قسم کے رنگوں سے لگائے جائیں جس رنگ سے پھول پتیوں کی حد بندی کی جائے اس سے مختلف رنگ سے زمین تیار کرنی چاہیئے۔ اگر پھول گہرے کاسنی رنگ سے بنائیں تو ☰ یہ ٹانکے پیازی رنگ سے بنائیں۔ یا تینوں ٹانکے حسب منشاء مختلف رنگوں سے لگائیں۔ یہ خیال رہے کہ پھول اور پتے شوخ اور چمکیلے دھاگے سے بنیں گے اور بیک گراؤنڈ ہلکے رنگوں سے۔ پھول اور پتے درمیان میں سے سفید ہی رکھیں اور صرف ارد گرد چین سٹچ استعمال کریں۔ یہ خاکہ میز پوش کے سنٹر میں ٹی کوزی کور پر۔ ٹرے کلاتھ اور کشن وغیرہ پر بنایا جا سکتا ہے اور تیاری کے بعد از حد خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ خاکہ کے ارد گرد چاروں طرف کی حد بندی کو چتنگ سٹچ سے کریں۔ جس کے لگانے کا طریقہ ماہ ستمبر کے پرچہ میں دکھایا گیا ہے۔

اس قسم کے خاکے مختلف قسم کی کڑھتوں سے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ دستکار بہن کی مرضی پر منحصر ہے۔ یہ خاکہ کولبرٹ کے علاوہ پرنچ ورک

تیار ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں بیک گراؤنڈ تیار نہیں کی جائے۔ اور یہ خاکہ کو چینگ سٹچ سے بھی مکمل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کشمیری کڑھت سے بھی تیار ہو سکتا ہے۔ اگر کسی بہن کی سمجھ میں نہ آئے تو بذریعہ مصباح پوچھ سکتی ہیں۔ (حسن آرا بٹ گوجرخان)

کولبرٹ ایمبرائڈری میں ایک نازک و حسین خاکہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۱۵۳ محمد طفیل ولد بدر الدین صاحب قوم راول پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال معرفت امیر جماعت احمدیہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ہری کشن سٹریٹ بھیک چند روڈ کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والدین بقید حیات ہیں۔ میری ماہوار آمد اسوقت -/۱۱۵ روپے ہے۔ میں اس آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اسے ہمیشہ ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد جو میری جائداد ثابت اس کا بھی 1/10 حصہ قابل ادائیگی ہوگا۔ العبد۔ محمد طفیل بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین مبلغ رتن باغ ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد قاسم بنگالی بلاک نمبر ربوہ +

نمبر ۱۳۱۷۵ فیضل بی بی زوجہ اول حکیم رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/4 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک انگوٹھی سونے کی ہے جسکی قیمت -/۲۰ روپے ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے جو اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ ڈنڈیاں طلائی 1/2 تولہ حق مہر کی رقم سے بنوائی ہیں۔ قیمت -/۵۰ روپے ہے۔ اسکے 1/9 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں مجھے ماہوار مبلغ پانچ روپے اپنے خاوند کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا 1/9 حصہ اور جو مرنیکے بعد میرا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی 1/9 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ العبد فیضل بی بی موصیہ۔ گواہ شد: حکیم رحیم بخش بقلم خود۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد سردار علی سیکرٹری مال لاٹھیانوالہ +

نمبر ۱۲۵۹۱ محمد خان ولد چوہدری علی گوہر صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۰۲ء چک 30/11.L ڈاکخانہ 31/11.L ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/49 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۳۲ کنال بارانی موضع داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں بلا شراکت غیری ہے جسکی موجودہ قیمت -/۱۶۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میرا ایک مکان پختہ سکونتی دیہہ مذکور میں ہے جسکی موجودہ قیمت ایکہزار روپیہ ہے۔ اور پندرہ مرلہ اراضی برائے سکونت خالی جگہ دیہہ مذکور میں ہے جسکی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اسکے علاوہ میری سالانہ آمدنی مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہے جو زمینداری کی صورت میں آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ جائداد کل قیمتی مبلغ -/۲۸۰۰ روپیہ کے 1/10 حصہ کی وصیت اور کل آمدنی مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ اور ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد خان ولد چوہدری علی گوہر چک 30/11.L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ محمد علی موصی سیکرٹری مال چک 30/11.L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ نذر احمد کاتب پریذیڈنٹ جماعت +

نمبر ۱۳۱۱۳۔ اللہ رکھا ولد محمد عبد اللہ قوم جولاہا پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرگ میانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/10 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد جو غیر متعین اندازاً مبلغ -/۴۰ روپے ہے۔ اسکے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد۔ اللہ رکھا موصی بقلم خود۔ گواہ شد عنایت اللہ دھرگ میانہ بقلم خود۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۱۱۹ میں نواب الدین ولد شاہ محمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بھروکے ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۵ کنال چاہی زمین قیمتی -/۵۰۰۰ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں جو انشاء اللہ سال ششماہی ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ نواب الدین موصی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر آنریری موضع لکھانوالی۔

نمبر ۱۳۱۴۲ میں محمود احمد ولد حیات محمد صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ چک ۱۱۶ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمود احمد موصی۔ گواہ شد [illegible] سید

خادم حسین شاہ سیکرٹری مال چک ۱۱۶۔ گواہ شد منور شاہ پریذیڈنٹ چک ۱۱۶ +

نمبر ۹۴۹۳ میں محمد اسمٰعیل ولد چوہدری سردار خاں صاحب قوم جٹ گرایہ پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن گدریال ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا تندرست زندہ ہیں صرف سالانہ آمدنی پر گذارہ ہے جو مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد جسقدر جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبد۔ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری سردار خاں صاحب بقلم خود ساکن گدریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد ولد چوہدری شاہ دین بقلم خود ساکن گدریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا کاتب الحروف +

نمبر ۱۱۱۱۷ میں محمد صدیق امرتسری مولوی فاضل ولد مستری نور محمد صاحب احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میں آئندہ ہمیشہ تا وقت وفات اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا۔ میں واقف زندگی ہوں اور اسوقت سیرالیون میں بطور انچارج احمدیہ مشن کام کر رہا ہوں۔ مجھے اسوقت (معہ بیوی بچوں کے الاؤنس کے) ساڑھے سات پونڈ ماہوار الاؤنس ملتا ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ میں ہر ماہ انشاء اللہ ادا کیا کرونگا۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد اسوقت نہیں ہے۔ میرے مرنیکے بعد اگر میری کوئی جائداد ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اے خدا تو میری اس حقیر وصیت کو قبول فرما۔ میں نے حضرت مسیح موعود کے رسالہ الوصیت کا مطالعہ کرلیا ہے اور اسمیں

فری ٹاؤن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۲۴۸ میں غلام محمد درزی ولد احمد الدین صاحب قوم کھٹی پیشہ درزی عمر چالیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کوٹلہ ڈاکخانہ ہیڈ رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹-۹-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ چھ مرلے زمین رہائشی مکان کچھ پختہ کچھ کچا۔ جسکی قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کر دوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ بقلم خود غلام محمد درزی۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ سلطان احمد جٹ۔ ڈنگہ حال ہیڈ رسول۔

نمبر ۱۲۰۸۸ میں نصیب خاں ولد خمیس خاں قوم میو پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال ساکن چک ۵۶/۷ گ ب ڈاکخانہ سدھ ملیاں والی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹-۵-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی ماہوار آمد مبلغ -/۷۷ روپیہ ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائداد ہندوستان میں حسب ذیل اراضی ۲ ۱/۲ بیگھہ پختہ قصبہ بیوال ڈاکخانہ خاص تحصیل فیروزپور جھرکا ضلع گوڑگانوہ لیکن اسوقت میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اگر جائداد خاکسار کو مل گئی تو اسپر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ آئندہ جو جائداد میری ہوگی اسپر نیز ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ نصیب خاں۔ گواہ شد۔ محمد اللہ کلرک سکینڈ بہاولپور انفنٹری

گواہ شد۔ سردار محمد عنایت اللہ خاں کلرک سکینڈ انفنٹری بہاولپور۔
گواہ شد۔ عزیز محمد خاں کیپال کالونی بہاولپور +

نمبر ۱۲۵۶۱ میں محمد شفیع ولد چوہدری نواب الدین صاحب قوم آرائیں جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹-۳-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت سالانہ آمد بذریعہ زمیندارہ تقریباً مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ محمد شفیع ولد چوہدری نواب الدین صاحب ساکن دیوا سنگھ ضلع ملتان۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد حسین موصی مذکور کا حقیقی بھائی۔ گواہ شد۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۸۰۶ میں علم دین ولد حاکم علی صاحب قوم جٹ پیشہ واہی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک ۹۱ نواں کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹-۵-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں اور منقولہ جائداد حسب ذیل ہے جسکی قیمت انداز -/۵۰۰ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ جو پاکستان میں عارضی کاشت پر زمین ملی ہے اسکی آمد ششماہی یا سالانہ جو ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ علم دین موصی مذکور۔ گواہ شد۔ غلام محمد نمبردار چک ۹۱ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات

۱- ہمدردِ نسواں - اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج - قیمت مکمل کورس ۱۹/- روپے۔

اکسیر جنین - اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے - قیمت فی تولہ ۴ روپے۔

دوائی فضلِ الٰہی - اولادِ نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی - قیمت مکمل کورس ۱۶/- روپے

۲- سرمہ ممیرا خاص - آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا اثر ہے۔

قیمت ۳ ماشہ ۱/۵ - ۶ ماشہ عہ - ۱ تولہ ۳/ روپے۔

۳- تریاقِ کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج - امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید - ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ ہر بیماری کا فوری علاج ہو سکے - قیمت نمونہ کی شیشی ۳ ماشہ ۱۰/ - چھوٹی شیشی عہ - فی تولہ عا/

۴- شبا کن - ملیریا کی بے نظیر دوائی - کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی - اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

قیمت یکصد قرص ۱/۸/-

شفائی - شبا کن کے ساتھ اسکے استعمال تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے - قیمت پچاس گولیاں ۲/- روپے۔

۵- معجون فوفل - سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج - قیمت فی تولہ ۸/

سفوف حیض - ماہواری خون کا رُک رُک کر آنا اسکے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۱۰/

معجون کہرباء - ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۸/

۶- تحسین منجن - دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن قیمت فی تولہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق - ربوہ - ضلع جھنگ !